



ابن صفی

کی زندہ جاوید تحریر

ابن صفی

نور

عمران کا مکمل کارنامہ

تھکے تھکے بوچھل

لمحوں کے لئے

اکسیر

اے میرک آم کی فصل پر ہی چسپاں کا
چوست تو آئی ہی ہوئی۔ یہ صاحب کا تجربہ تھا۔
"فصلی سڑک پار کرنے کے بعد گری گئی"
نہانی سے کہا۔

"اللہ کی مرضی ہے۔" عمران نے سہمہ پر ہاتھ
سے کہا۔

"وہ خصوصیت سے سامنے والے مکان کی گلی
خبر کی پر گرائی گئی تھی۔" سحر عمران کی آنکھوں میں
دیکھتے ہوئے فرمایا۔

"نشیست ایجنسی۔" عمران نے غصے کی آواز میں
"اور وہ سبہ چاروی بے ہوش لاؤنگی کی کمرہ"
نہانی سے کہا۔

نہانی نے کہا۔ "میرا جی جانتے تو اللہ کی مرضی میں رہے گا۔"

دوسروں کا خیال تھا کہ اس نے آم کی فصل
شرعاً اس جگہ لٹکی تھی لیکن عمران بڑی بڑی قسمیں
کھا رہا تھا۔ انہیں یقین دلایا تھا کہ ان کا خیال غلط
ہے۔

"دراصل یہ آم۔۔۔" اس نے بڑے عقیدت
مندانہ انداز میں کہا۔ "مجھے ایک چچ صاحب نے
تعمیناً بھجوایا تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ فصل کی کٹائی
کو دوں اس لیے سڑک پار کر رہا تھا کہ وہ ہاتھ سے
گر پڑی جب سے سائیڈ لائٹنگ کی سڑق کا کارخانہ
کھلا ہے، الجھت تصوف کی طرف بہت زیادہ مائل
رہتی ہے۔"

"کچھ بھی ہوا لیکن اس بچاؤ کے پوتہ آئی
ہے۔" مستند ہوا۔

عمران گراہا۔
 "تم تو قریب پاگل ہو گئے والے ہو۔" تنویر نے آنکھیں لٹکائیں۔

"یہ تو خبر ہے۔ غالباً ایک سال پہلے کی!"
 عمران بولا۔ "ماتھے میں چیرا ہی اندر داخل ہوا۔ اس سہ چو سے برعزت اور خوف کے آثار تھے۔
 چوہان نے اسے ٹھوکتے ہوئے پوچھا۔ "کیا بات ہے؟"

"مصابہ مر گیا۔"

"کون مر گیا؟"

"وہی نیم صاب جو ہونڈیوں سے گرا تھا۔"

"ہاں صاحب۔ اس کو اور اسپتال لے جاتا رہتے میں مر گیا؟"
 کیسے معلوم ہوا؟

"اس کا تو کرتا تھا۔"

"تو تمہیں کیا پریشانی ہے۔ جاؤ اپنا کام کرو!"
 عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور وہ چپ چاپ باہر چل گیا۔

اب وہ سب خاموشی سے عمران کو گھور رہے جا رہے تھے۔ دیکھا عمران نے صفدر کے شانے پر ہاتھ ڈال کر۔ "آؤ چلیں۔"

صفدر تو بے چرانہ اچھٹ گیا لیکن تنویر نے اس کی دلدراؤ کی۔

"کیا مطلب؟" عمران اسے پیچھے سے اوپر لے کر گھبراہٹ سے بولا۔

"تمہیں جواب دہ ہونا پڑے گا!" تنویر نے اٹھ چکے۔

"شہداری تھی تمہاری!"

"یہ تمہاری کہ تھو تھی پر معلوم ہوا۔"

"جہلی اتھری جی جسریت ہو گئے جی؟"

عمران سے صفدر سے پوچھا۔
 "سامنے سے ہٹ جاؤ!" صفدر نے تنویر کو ٹھوکتے ہوئے کہا۔

"اس طرح تم ایک بکر ہو کر فرار ہو گئے میں مدد دے رہا ہوں۔"

عمران نے ان سب کو باری باری سے انگوٹھ اٹھا کر بولا۔ "شاید میری عدم موجودگی میں یہاں چوس ٹوٹی ہوئے گی ہے! چوہان بھی اپنی ٹھکستہ آنکھ کرکٹ کے قریب اٹھڑا ہوا۔ "ایک بات قاتلے جاؤ!" اس نے کہا۔ "بات سامنے کی ہے۔ اگر اس کے متعلق ہم سے بھی پوچھ لگچھ ہوئی تو!"

"آمریکی فضائی زیر بحث ڈالنے پائے!" عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"وہ تو ضرور آئے گی۔" تنویر منہیاں بھیج کر بولا۔

"تو پھر اپنا حشر بھی رکھ لیتا۔" اس نے اسے دھک دے کر ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا اور صفدر کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتا ہوا باہر نکل آیا۔ صفدر کی گاڑی قریب ہی کھڑی تھی۔

"مجھے ٹاپ ٹانٹ کلب لے جاؤ۔" اس نے اس سے کہا۔ صفدر خاموشی سے اسٹیرنگ منہیاں کر بیٹھ گیا۔ دوسری طرف کا دروازہ کھول کر عمران بھی اس کے قریب آ بیٹھا۔

گاڑی چل پڑی اور صفدر بولا۔ "بعض اوقات۔"

"میں اٹکل دیوانہ معلوم ہوتا ہوں۔" عمران نے جمل پورا کر دیا۔

"آخر یہ سب کیا تھا؟"

"ابھی تو سمجھ بھی نہیں تھا۔"

"لیکن" صفدر کچھ کہتے کہتے رک گیا۔ اس کی آنکھوں میں الجھن کے آثار تھے۔

”میرے خیال سے کوئی اور ذکر چھوڑا“
عمران نے بڑے غلوں سے مشورہ دیا۔

”یعنی، میری۔۔۔ ہمارا آپ۔۔۔“

”جی ہاں۔۔۔ میں اس کا سوگ منانے کو زندہ
بیٹا ہوں، لیکن میں نہیں آتا کہ تم لوگ آخر اسے خدا
ترسی کیوں ہو گئے ہو۔۔۔ آہا سمجھا۔۔۔ سائیکولوجیکل
ریسرچ کے کارخانے میں بیٹھے ہوئے ہیں
نا۔۔۔ ہلہ دم کرے دوسرے ممالک کے نفسیات
کے طالب علم دارتھ جتے ہیں۔ ولیم جھونپٹے
ہیں، ہونگ جتے ہیں، ایڈلے جتے ہیں لیکن
زیادت۔۔۔ یہاں کے ماہر نفسیات لوگوں کی
فطرتوں کا تجربہ کرنے بیٹھے ہیں اور انہیں ولی اللہ
جست کر دینے کے بعد سچے رو جاتے ہیں کہ وہ
خود کیا جتے ہیں ملک کے بارے بڑے افسروں کو ان
سے جھوٹا ہوتا ہے۔“

”جس طرح۔۔۔؟“ اسفند نے سچ کی۔

”وہاں لانا تھا۔۔۔ اب تم زبان پر ہٹ
کرہ گے۔۔۔ تہیاری جھولی کو کری پر دیکھی سمجھاؤں
گا۔ بار کتا۔ میں نے بھی تھوڑی سی نفسیات پڑھی
ہے۔“

”پچھائی بتا دیجئے کہ یہ سائیکولوجیکل ریسرچ
کا ادارہ کیوں قائم کیا گیا ہے؟“

”یہ اپنے چیف ایگنڈے سے پوچھو۔“

”میرا خیال ہے کہ انش منزل کے بعد یہی ذیل
کو اثر رہے گا۔ عمارت میں تو سچی ہو رہی ہے۔“

”بس مجھے سب اللہ اللہ کر لے دو۔۔۔“ عمران
ہاتھ اٹھا کر وہ نشان شان سے بولا۔۔۔ اسفند پھر کچھ
نہ بولا لیکن اس کی ہر سطور قائم رہی۔

”مجھے بتاؤ انہیں ایکسٹ کی طرف سے بہت عظیم نو کا
حکم ملا تھا اور اسی کے ساتھ ہی سیکرٹ سروں کے
ممبروں نے ایک مجوزہ عمارت پر ”ادارہ تحقیقات

نفسی“ کا بیڑا لگا دیا تھا۔

مختلف شعبوں کے نفسیوں کی حیثیت سے وہ
اس عمارت میں بیٹھنے لگے تھے۔ وہیں اوپری منزل
پر ان کے لیے رہائشی قلیت بھی موجود تھے لیکن اسفند کا
اس سے الگ رکھا گیا تھا۔ وہ جہاں پر تھا وہیں ملے
رہا۔۔۔ یہی عمران ہی اسے ساتھ لے کر اس طرف
آگیا۔ آج بھی یہی ہوا تھا۔ عمارت کے

سامنے سڑک کے پار دوسری عمارت تھی۔ شاید اس
عمارت کی طرف وہ لوگ تہہ بھی نہ دیتے لیکن وہ
لڑکی جو اس عمارت کی اوپری منزل پر رہتی تھی وہی
پرکشش تھی۔ وہ بھی اس کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔
تھیک باجی کے شام کو وہ لڑکیوں پر کھائی دیتی کہ
باہر جاتی تھی لیکن وہاں کسی کا علم کسی کو نہ ہوتا۔ وہ
سے وہ اس عمارت میں آئے تھے انہوں نے لڑکی

کے معمول میں کوئی فرق نہیں دیکھا تھا۔ وہ کی سٹی
قام نسل سے تعلق رکھتی تھی۔ اس عمارت کے

قدیموں میں کئی غیر ملکی گھرانے آباد تھے۔ یہ لڑکا
فشر دائر نے اس لڑکی کی قومیت کا اندازہ لگا لیا تھا۔

اس کا خیال تھا کہ وہ اٹالوی ہے لیکن سر میں سے
تھا کہ ہر خوبصورت لڑکی میں الا تو ای ٹیپ ہے۔

ہے اس کو کسی ایک قوم کے لیے غصہ میں کرنا
سائنٹفک حرکت ہے پھر اس نے شاید اس کی

کے ساتھی تکتہ نظر سے دیکھا شروع کر دیا کہ
کہ اس کے بعد اسے دیکھنے کے لیے اس کے

ہاتھوں میں ہمیشہ وہ برتن ہوتی۔
اور پھر آج یہ واقعہ پیش آیا۔

بڑھتی رہی اور وہ بالآخر شب آپ کے کمرے
داخل ہوئے۔ اسفند گاڑی کو پارکنگ لٹک کر
لیٹا ہوا گیا۔

”گف۔۔۔“ عمران گاڑی سے اتر کر
”آپ تم دیکھو گے کہ یہ صاحب کا نام

کر مانی تھا۔

”عمران صاحب... وہ مریخی؟“ صفدر ہنسنے بولا۔

”اب پھر مریخی رہے بعد میں اطلاع دے گا۔“

”مناسبتوں میں ہے کہ میں خاصوٹوں رہوں۔“
صفدر کے لپکے کی کئی کچھ غور ہوئی۔

”سمجھا رہی ہیں؟“ ہے جو یڈی کی نظریں پہچان
ہوئی۔

وہ ہل میں آئے اور عمران ایک خالی میز کی
طرف بڑھتا چلا گیا۔ صفدر نے اس میز پر ریج روٹیشن

کارڈ پڑا دیکھا تھا لہذا جیسے سے گل اس نے کہا۔
”کیا اب یہیں ڈیلی کرلوں گے کارڈ ہے؟“

”اگر تم کھانے پلانے کو ڈیلی کرنا سمجھتے ہو تو
میں بانی آیا۔“ عمران کا غصہ پرتھو دھکا ہوا تھا۔

”میں یہ عرض کر رہا تھا۔“ صفدر نے ریوٹیشن
کارڈ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

”اچھا... اچھا... میں سمجھا... فکر نہ کرو۔“
جانتے۔

”تم گراٹھا رہے ہو تو؟“

”بہم تو غلطی سے بیٹھ رہے ہیں۔“ عمران
بائیں آنکھ بابر مسکرایا۔

”آخر آپ چاہتے کیا ہیں؟“

”تاہم کیا کر کے؟“ کوہ معاف سمجھنے لگا۔ کہنے
میں ایک خاص قسم کی لذت محسوس کرتا ہوں۔ آج

تم بھی بریلی کرو۔“
”میں تو نہیں بیٹھتا۔“

”کر بیان پکڑ کر۔“

اسے میں ایک دیگر تیز قدموں سے ان کی
طرف آ رہا اور سلام کر کے کھڑا ہو گیا۔

”پاکستان اسلام...“ کہہ کر عمران نے برتیاک
لوہار میں اس سے مصافحہ کیا اور اس کے متعلقین کی

خیریت دریافت کرنے کے بعد موسم کے احوال پر
اتر آیا۔ صفدر کو اس دوران میں اطمینان ہو گیا تھا کہ وہ

وہاں سے اٹھائے نہیں جائیں گے لہذا وہ بھی بیٹھ
گیا۔ دوسرے کنگو شتم کر کے عمران نے صفدر سے

پوچھا۔
”کیا نہ کھاؤ گے اور کیا نہ پیو گے؟“

”میں صرف کافی پیوں گا۔“

”کیوں بھی کافی کالی کس بھاؤ یکہ رہی ہے؟“
عمران نے دوسری طرف مڑ کر پوچھا۔ دینروانت

نکالتے ہوئے رخصت ہو گیا۔
”بھڑا بعض لوگات آپ حد سے گن دیا جاتے

ہیں۔ پہلے ہی تار دیا ہوتا کہ میز خود آپ نے ریج روٹ
کر لی تھی۔“ صفدر بولا۔

”اتنی پرانی اطلاع آج کیوں کر دیتا۔“ چھ ماہ
سے صرف میرے لیے مخصوص ہے۔“

”آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں؟“
”ڈیلی کرانے۔“

”کیا مطلب؟“

”کھلانے پلانے اس کے بعد بائیسکو پہ بھی
دکھاؤں گا۔“

”انگلی بات ہے۔“ عمران نے تقدیر ہوا۔“

”چیچے رہو... لکی ہی اسپرٹ رکھتی
چاہیے۔“

صفدر خاموش ہو گیا۔ محبوب ہی وحشت اس
کے ذہن پر طاری تھی۔ ہار پار سے وہ لڑکی پارا رہی

تھی لیکن اگر گرے ہوش ہو جاتا اور چیچے سے ہرجا اور
چیچے بعض اوقات لوگ شخص وحشت کی وجہ سے

بے ہوش ہو جاتے ہیں اور پھر وہ تو آخر میں بھی میری
سے مری تھی۔ صفدر نے اپنی خوشامی پر ہنسی دگڑتے

ہوئے کن انگلیوں سے عمران کی طرف دیکھا وہ اس
طرح مگن بیٹھا تھا جیسے یہاں کے ماحول میں بیوی

بچوں کے وجود کو بھلا دینا چاہتا ہوں۔

”سنیے۔“ صفدر نے اسے مخاطب کیا۔

”مگر وہ سنوں گا جتنی اس طرح دیریاں
شوہروں کی مخاطب کیا کرتی ہیں۔“

”تھا کے لیے سمجھو وہ سچ ہے۔“

”چلو کہو۔ کیا کہنا چاہتے ہو؟“

”ہم لوگوں کے علاوہ بھی آپ پاس والوں نے
آپ کو دہاں آم کی پھنسی کراستے دیکھا ہوگا۔“

”آپ یقیناً رحمت میں پڑ جائیں گے اور توبہ
بھی تو ہیں سو جوتھا۔“

”نہیں۔ توبہ۔۔۔“ عمران نے سر دھسایا
پھر بولا۔ ”اس کی مثال تو اس فلمی گیت کی سی ہے۔
تھی ہو محبوب میرے میں کیوں نہ تمہیں
بور کروں۔“

”آپ جاہے۔“ صفدر نے براہ راست جاکر
کہا۔ وہ پھر بھٹکا ہوا ہوتا ہو گیا تھا لیکن اس
بھٹکا ہوا ہٹ کے باوجود بھی اس نے محسوس کیا کہ
عمران کی توجہ اس کی طرف نہیں ہے۔

اس نے اس کی طرف اشارہ کیا لیکن عمران کی توجہ قریب
والی میز سے نہ ہٹ سکی۔ وہ کوئی غیر ملکی آدمی تھا۔
مشرق بعید کے کسی ملک سے تعلق رکھتا تھا آنکھوں
پورے کیمون کی مخصوص بناؤٹ کی بنا پر جاپانی یا تائی ہو
سکتا تھا۔

صفدر کافی پلاسٹک لگا پھر جب اس نے ایک
برائی اس کی طرف پوچھتے ہوئے اسے مخاطب کیا
تو وہ چونک کر اسے ایسا انداز میں دیکھنے لگا جیسے اس
کی موجودگی کا علم ہی نہ ہوں۔

”کافی۔“ صفدر اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

”اس آدمی کا نام یوکاوا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”میں کافی پیش کر رہا ہوں۔ اسے جہنم میں

جھونکے۔“

”ہوں۔۔۔۔۔ اچھا۔۔۔“ عمران نے کافی کی
برائی اٹھا کر ایک چٹائی لی۔ ویسے صفدر کو بھی اب اس
آدلی کی طرف پوری طرح متوجہ ہونا پڑا تھا۔ بھلا
عمران اس میں کوئی خواہ مخواہ کیوں دیکھیں لیکن لگا
وہ آدلی اپنی میز پر ختم تھا اور پارہا صدمہ درد والے کی
طرف دیکھنے لگا تھا۔

”یوکاوا۔“ صفدر نے دل ہی دل میں دہرایا
اور کافی پینے لگا۔

”چھپیلے سال میں نے حیا اور تو میرا کیا ہوا
شکار کے تھے۔“ دانا عمران نے اور بھی آواز میں کہا۔
تو ان انگریزی استعمال کی گئی اظہار مخاطب صفدر تھا
لیکن صفدر اچھی طرح سمجھتا تھا کہ یہ کبھی کسی اور
کے لیے تھی۔

صفدر نے یوکاوا کو پتہ چلتے دیکھا۔۔۔ پھر وہ
عمران کی طرف اسی طرح متوجہ ہوا تھا جیسے وہ کوئی
محبوب ہو۔ حیرت سے اس کے ہونٹ کھل گئے تھے
پھر اچانک وہ اپنی میز سے۔۔۔ اٹھ کر ان کے پاس
آجیٹا۔

اب اس کے ہونٹوں پر لطیفی مسکراہٹ تھی۔
وہ معلوم ہوتا تھا جیسے وہ ان دونوں کے لیے گہرا
جذبات رکھتا ہو۔

”یہ ملک بڑا خوبصورت ہے۔“ اس نے کہا۔
عمران نے مسکرا کر سر کو جھٹک دیا۔
نہیں صفدر نے دیگر اشارے سے بلا کر اس کو
پلاسٹک مہمان کے لیے بھی کافی طلب کی۔

یوکاوا کے ہاتھ میں بوتل کیا ہوا ایک اٹھارہ
فیسے اس نے میز پر رکھ دیا اور اپنی پیشکش کو
کے۔۔۔۔۔

”اوہ شاہ میرا پس برساتی کی جیب میں۔“ اس
جسے میں کلک۔ دم میں چھوڑ آیا ہوں۔“ اس نے

اور منہ نہ کیا۔
منہ نہ کیا کچھ کہنے کے لیے ہونٹ کھولے تھے
بند کر لیے اور اسے تیزی سے صدر
ازانے کی طرف جاتے دیکھنا رہا تھا۔
عمران نے اس حرکت پر بھڑک کر کہا۔
"کیسے بھولتی آدمی معلوم ہوتا ہے۔" صفد

خبر دلا۔
"لیکن اب وہ واپس نہیں آئے گا۔" عمران
نے سر کو بائوسائٹ چٹکس دی۔
"کیوں؟ آخر بات کیا ہے۔"
"کسی اور کے جھگڑے میں اس میں پراپیٹھا تھا۔"
"آخر کیوں؟"

"میں یہ تو ہر قسم کی باتیں کیا رہا ہوں
والی بات شخص تعفن طبع کے لیے کہی گئی تھی وہ بے پروا
ہے کہ تعفن طبع کے معنی بھی مجھے نہ معلوم ہوں۔"
عمران نے کہا اور وہ رول کیا ہوا اشد اٹھایا جسے
بھاگتا ہوا دیکھا تھا۔

وہ رول بارہ طلب کی ہوئی کافی لے آیا۔
"اب میں اس کا کیا کروں؟" صفد نے عمران
کو گہرے جھوٹے کہا۔
"کس کا؟" عمران نے اعتبار سے نظر ہٹائے
"میں اس نے اخبار ستر پر پھیلا لیا تھا۔"
"یہ کافی میں نے اسی کے لیے منگوائی تھی۔"
"میں نے اس کے وہم بھی خریدی بیگتو کے۔"

صفد نے کچھ نہ لایا۔
"خواری وہ بعد عمران پر ڈھلا۔" غلطی
کہی۔

"کیا مطلب؟"
"یہ بات تو جو ہے لیکن پھر میں کس کے لیے
ہے۔"
"پہلیں آپ کہاں کی بات کہہ رہے ہیں۔"

"یہ رول اخبار میں کیا۔ کچھ بعض الفاظ کے
نیچے لکھیں گے کچھ نہیں لکھی ہیں۔ اگر ان الفاظ کو بالترتیب
یکجا کرو تو یہ پیغام بنے گا کہ لڑکی لڑکوں سے کہہ کر
بے ہوش ہوئی اور اسپتال پہنچے پہنچے اس نے دم
توڑ دیا۔"

"خدا کی پناہ۔ تو ابھی تک اس لڑکی کا پتہ چل
رہا ہے؟"
"اور وہ کھوکھو تک چلا ہے۔"
صفد بھلا ہونٹ کی تھوکی میں دبا سے عمران کو
گھورتا رہا۔

"لیکن ایک بات ہے۔" عمران نے کچھ دیر بعد
بولی۔ "جسے یہ پیغام دیا تھا اسے شاید وہ بھی نہیں
جانتا تھا ورنہ میرے حوالے کیوں کر جاتا۔"
"سوچتے ہو کہ کڑے رہے۔"
"ہائیں۔۔۔ کیا مطلب؟" عمران نے اسے
بغور دیکھ کر جلدی جلدی ٹکٹیں بھپکائیں۔
"جی۔"

"میں تم آج کل بیکہات میں زیادہ اٹھ بیٹھ
رہے ہو۔۔۔"
"میں نہیں سمجھا۔۔۔"

"یہ کڑھنا ڈھنا بولنے لگے ہو۔" عمران سر
ہلا کر بولا۔ شاید کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا لیکن صفد
نے محسوس کیا جیسے وہ پھر کسی طرف متوجہ ہو گیا ہو۔
"تو ابھی شاید۔۔۔ مسٹر یوگا دا کو اسی کا انتظار
تھا۔"

اشارے کی سمت نظر اٹھی تو آنکھوں میں ہلکی سی
کوہر مچی۔ بڑی خوبصورت لڑکی تھی۔ کاؤنٹر کے
قریب رک کر ہیزوں کا جائزہ لینے لگی تھی پھر کاؤنٹر
پر گزرتے ہوئے پوچھا بھی تھا۔

"کیا خیال ہے؟" عمران بولا۔ "مجھے تو یہ بھی
جانتی ہی تھ کہ یہ ہے اگر کسی طرف اس کی تاک

دو دونوں اٹھے تھے اور عمران نے صفدر سے کہا تھا۔ "ایک ضروری کام تھا اسید ہے کہ تم مجھے معاف کر دو گے۔ کل شام پھر ہمیں ملاقات ہوگی۔" وہ دونوں چلے گئے۔ صفدر نے جلدی جلدی مل اور کیا اور باہر نکل آیا اس کی اپنی گاڑی پارکنگ شیڈ میں موجود تھی۔ اس نے مل دونوں کو پھاٹک سے لٹکی کر ایک ٹکسی روکوائے دیکھا۔ اسے ان کا تعاقب کرتا تھا۔۔۔ کیوں کہ صفدر کرتے وقت عمران نے ایک مخصوص اشارہ کیا تھا۔

☆ ☆ ☆

ٹیکسی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھے وقت عمران نے صفدری سانس لی تھی۔ ٹرک اس کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہوئی۔ "میں پھر سوچ رہی ہوں کہ کہیں مجھے دم کا تھکس نہ ہو۔"

"بھئی لوگ زندگی بھر یہی سوچتے رہ جاتے ہیں۔"

ایڈلٹی کے لیے ٹیکسی چل پڑی۔۔۔ ٹرک نے خود ہی ذرا تھک کر روک دیا۔

"یہ بھی ممکن ہے۔۔۔" ٹرک کچھ دیر بعد ہون۔ "میرے ذہن کی اس کے ہاتھ لگے ہوں گے اور وہ اس سے بڑا جانتے کی کوشش کر رہا ہو۔"

"ہاں یہ ہے؟"

"تم مجھے انجمن میں شہ لانا دو چھوڑا کر دو۔"

"تم اس بار یہ غیر فطری ہے۔"

"جکھ اور وضاحت کرو۔"

"تمہارے انداز میں گرم جوشی نہیں۔"

"خفہ سے مارا کا آدمی ہوں۔"

"اگر اس قدر خفہ ہو تو میں خود کو قاتل سمجھنے لگا ہوں۔"

"جو لوگ خود کو قاتل سمجھتے ہیں۔ دنیا کے ہر گزیرہ میں تک ہیں۔ یہ ہے جنت میں جائیں گے۔"

"میں پوچھتی ہوں تم نے ایسے غلط کیا کون کھتے تھے؟"

"غلط لیکن تو میری باہی ہے۔ کچھ نہیں تو

ریڈیو ہی والوں کو پور کرنا رہتا ہوں کہ فلاں گا ایک بار پھر سنو اور بیچتے میں اور میری دادی جان مشتاق ہیں۔"

"بھال تم کسی باتیں کر رہے ہو؟"

"بھال الدین مسہ لیتی کہو۔ پورے نام کے بغیر میں متوجہ نہیں ہوتا۔"

"میرے خدا میں کیا کرنے پاری ہوں۔"

"اگر جواب مل سکتے تو ضرور پوچھو خدا سے۔"

"اچھا بڑا میں کون ہوں؟" ٹرک نے افسانہ انداز میں پوچھا۔ عمران اس کے سوال کا جواب دینے کے بجائے بول پڑا۔ "ہم اپنی ہی جانتے ہیں۔"

ٹیکسی ایڈلٹی کے کیا آڈ میں پہنچ کر ٹرک ٹکی لیکن ٹرک بے حس و حرکت۔۔۔ ٹیکسی رہی۔

"کیا اترنے کا ارادہ نہیں ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"ہوں۔۔۔ ہاں؟" وہ چونک پڑی چند لمبے عمران کو دیکھتی رہی پھر بولی۔ "اچھی بات ہے اگر تم وہ نہیں ہو تو کم از کم مجھے اس کے سلسلے میں کوئی معقول مشورہ دے دی سکو گے۔ یہاں میں رہتی ہوں۔ تم پہلے مقامی آدمی جو جس سے اس کی دیکھو رہی ہو۔"

"مشوروں کا ماہر ہوں۔" ٹرک نے گرتے گرتے۔

ڈرائیور ان کے لیے دروازہ کھولے کھڑا تھا۔ ٹرک اتر گئی اور دوسری طرف سے عمران خود ہی دروازہ کھول کر چلے اتر پھر وہ کمرہ نمبر بیاسی کے سامنے ہی رہ کے تھے ٹرک نے جتن لگھا کر دروازہ کھولا اور پہلے خود اندر داخل ہوئی۔ کمرہ خالی تھا۔

عمران نے اس کی تقلید کی۔

"جتنہ جا۔۔۔" ٹرک نے کرسی کی طرف

اشارہ کیا۔

"تم بہت خوبصورت ہو" عمران نے جھٹکتے سے پہلے احمقانہ انداز میں کہا۔ لڑکی ہنسنے لگی۔
"خفتنا یا میں جانب کا دروازہ کھلا اور بچ کا ہاتھ میں دیا اور لیے ہوئے دیکھائی دیا۔ ریو اور کارن عمران کی ہی طرف تھا۔

"اس معاملے میں کوئی مشورہ دینے سے پہلے مجھے دشمنی کنسلٹ کرنی پڑے گی۔" عمران نے لڑکی سے کہا۔

لڑکی خاموش رہی۔

"تم کون ہو؟" بچہ کا دا عمران کو خنخور نظروں سے دیکھتا ہوا ہنسی بکھرا۔

"میں سے پوچھو" عمران نے لڑکی کی طرف اشارہ کیا۔

"تو اس فیکس لیب ریو اور بچے آواز ہے۔"

"اچھا" عمران کا لہجہ حیرت اور سہمت سے لبریز تھا۔ میں نے آج تک ایسا ریو اور نہیں دیکھا تھا۔

"وقت ضائع کر دو۔ میری بات کا جواب دو۔" "کیس؟ میں ہوں۔"

"کیا مجھے تشدد پر آمادہ ہونا پڑے گا۔"

"بھلا۔ یہ خود ہی مجھے یہاں لائی ہیں۔ درہ میں تو بالکل بے ضرر رہی ہوں۔"

"تم نے کلب میں گیارہ نومبر کا حوالہ کیوں دیا؟"

"گیارہ نومبر؟ کیا مطلب کیا حوالہ۔"

اور میرے خدا تم ہی تھے شاید کچھ دیر کے لیے میری میز پر آئے تھے اور پھر اٹھ گئے تھے۔ میں سوچا ہی رہ گیا تھا۔

"تم نے گیارہ نومبر کے متعلق کوئی بات کہی تھی؟"

"مجھے تو یاد نہیں۔"

"میں سچ کہتا ہوں مگولی ماہروں کا۔"

"ستو میری بات۔" میری بیب میں صبر کا سوا چار روپے ہیں۔ تم بچہ کی لے لیو۔ خود کو ادا ہونے پر مہمان کی کیا ضرورت ہے۔ اگر پہلے سے معلوم ہوتا کہ کسی اتنی خوبصورت لڑکی سے سابقہ پڑنے والا ہے تو آج ہی ساری رقبات دیکھوں سے اٹھو الیسا۔"

"تم یوں نہ مالدے۔ لڑکی؟"

"کیس پاس؟" لڑکی بولی۔

"دروازہ منتقل کر دو۔"

"اچھا پاس؟"

لڑکی نے آگے بڑھ کر دروازہ منتقل کر کے کمرے کی پھر مڑ کر مایوسانہ لہجے میں بولی۔ "میں کچھ متی ہی نہیں شاید باہر سے بھی گئی ہوگی ہے۔"

"پر وہ نہیں؟" بچہ کا گردن جھٹک کر بولا۔ "میں غسل خانے میں جاؤ۔ شہدایت کروں۔"

"میں غسل خانے میں کیوں پاس؟ کیا میں اہل ہوں۔ میں بھی دیکھوں گی۔"

"کرے تو کیا تم ہاتھ پاؤں کر گئے؟" عمران نے بچہ کو کھانے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پاس میں نہیں ماہروں کا۔"

"آخر کیوں؟"

"تو کہ تم بھی بات اٹھ دو۔"

"کیسی بھی بات! میں تو بڑی مصیبت میں ہوں۔ کیا ہوں اب؟" لڑکی نے تھک جی نصیحت کی گئی کہ لڑکی کو اس کے گھر تک ہرگز نہ بٹھاؤ۔"

"زیادہ دیر نہ کھو اب وادگی تو کھا کھا کر پاس کا۔" بچہ کا اسے ریو اور جیب میں ڈالنے کا اشارہ کیا۔ اب وہ آہستہ آہستہ عمران کی طرف بڑھ رہا تھا۔ پھر اچانک اس نے عمران پر چھانک لگی۔ دم سے منہ کے من فرخ پر چار ہاتھ لگا کر لڑکی

بڑی پھرتی سے ایک طرف ہٹ گیا تھا۔
 پھر وہاں سے دست لگا لی تو لڑکی کے قریب
 پہنچا اور ڈرتے ڈرتے انداز میں اس کے پیچھے پیچھے
 کی کوشش کرنے لگا۔ "بب۔۔۔ بب۔۔۔ بھاؤ۔۔۔"
 جیسے۔۔۔ "اوہ اس سے کہہ رہا تھا۔۔۔ اس نے اس
 کے شانے بھی پکڑ لیے تھے اور پھر تو اسے ڈھال
 بنا کر رکھ دیا۔ یہ کار اس پر وہ بارہ حملہ کرنے کی کھات
 میں تھا اور عمران لڑکی سمیت پیچھے سے بدل رہا تھا۔
 لڑکی نے بہت کوشش کی تھی کہ اس کی ہا حال نہ بنے
 لیکن اس کے شانے عمران کی گرفت سے نہیں اٹھ

سکے تھے۔
 "دیکھو۔۔۔ مسٹر۔۔۔ اگر آپ تم نے حملہ کیا تو میں
 اس لڑکی کی رچھ کی ہڈی توڑ دوں گا۔" عمران
 نے ہکا دکھا کر تنگ دلی۔

تھیک اسی وقت کسی نے دروازے پر دستک دی
 اور یوگا وہاں طرف متوجہ ہو گیا پھر وہ بڑی پھرتی سے
 رچھ اور دو بارہ لڑکی ہوا کی جگہ پہنچ گیا کہ اگر وہ دروازہ
 کھلتا تو وہ اس کی لوت میں ہوتا۔ وہیں سے اس نے
 لڑکی کو اشارہ کیا اور وہ اونچی آواز میں بولی۔
 "آ جاؤ۔"

عمران نے اب بھی اس کے شانے نہیں
 چھوڑے تھے۔

"یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔ پہلے نہیں کون ہوا؟" اس
 نے عمران سے کہا۔

"زیادہ سے زیادہ جیسا چلا جاؤں گا۔۔۔ اور
 کیا۔"

دروازہ کھلا سامنے صفحہ کھڑا تھا۔ اس کا منہ
 حیرت سے کھل گیا۔

عمران اسے آنکھ مار کر چڑایا اور بولا۔
 "آ جاؤ۔ آ جاؤ بھلا تمہیں چمکن کہاں۔ اس
 لڑکی کے ساتھ آیا تھا۔۔۔ بھلا تم کیوں نہ تھا تب

کرتے چلے آکر یہاں کچھ غلطی ہوئی ہے؟"
 جیسے ہی صفحہ نے کمرے میں قدم رکھا اور دروازہ
 بند ہو گیا۔ اس نے داخل ہوتے ہی محسوس کیا تھا
 کہ حالات غیر معمولی ہیں لیکن جتنی دیر میں وہ منتقل
 ہو گا وہاں یہ سب سامنے آچکا تھا۔

عمران نے تہجیب کیا اور چل جانے والے انداز
 میں صفحہ سے بولا۔ "پچھس گئے؟ آخراں کی پارتنی
 پارتنی کیا ہے کہ میری نوہ میں نہ رہا کرو لیکن بھلا
 تمہیں چمکن کہاں۔ کوئی لڑکی دیکھی میرے ساتھ اور
 چھپ گئے۔"

صفحہ انتہائی انداز میں کبھی یوگا وہاں کی طرف
 دیکھتا اور کبھی عمران کی طرف؟ عمران نے اب لڑکی
 کے شانے چھوڑ کر دونوں ہاتھوں سے گردن کلائی
 تھی۔ لڑکی کے چہرے پر خوف کے آجہ نظر آنے
 لگے تھے۔

"مسٹر مسٹر۔۔۔" عمران نے یوگا جاکر طلب
 کرتے ہوئے کہا۔ تم میرے دوست کو کوئی بارہ اور
 میں اس لڑکی کا گلا گھونٹنے والا ہوں۔"
 "میں تم دونوں ہی کو کوئی بارہوں گا۔۔۔ ورنہ
 لڑکی کا گا۔۔۔ چھوڑ دو!" یوگا دہرایا۔

"دیکھو!" صفحہ پھر اُچی ہوئی آواز میں بولا۔ "یہ
 لڑکی خود ہی میرے دوست کو اپنے ساتھ لائی ہے۔"

"اب کیا ہو سکتا ہے؟" عمران چکا رہا۔ "یہ ہم
 دونوں کو زندہ نہیں چھوڑے گا۔۔۔ اور میں لڑکی کا گلا
 نہیں چھوڑوں گا۔"

"تم اگر انسانیت سے پیش آکر تو معاملات رفع
 وضع ہو سکتے ہیں!" صفحہ نے یوگا واسے کہا۔
 "میرے دوست کی ذاتی حالت ٹھیک نہیں ہے تم
 کسی عدالت میں بھی اس کے خلاف چارہ جری کر
 کے کچھ حاصل نہیں کر سکو گے؟"
 "کیسے معاملات؟"

١٠٠

ریزا اللہ حبیب کی رنگینا تصویر سے پکاوا تو
چو مشرک دیاچ "اوشن" سے چمکا۔ وہ بڑا
بڑا تھا۔ "میرے والد" اور وہی
عمر میں آچھو یہ فارسی پر پے مجھے سے
خیر۔ سب بات۔"

۱۴۔ یہ کہ ایک ایک پر ایک ایک سے
تو تیری تو تیری

۱۰۰

پچھلے دنوں کے حالات سے ہمیں یہ بھی یاد دلانا چاہیے کہ پاکستان کے وجود کا یہ سب سے پہلا دن تھا۔ اس دن کو ہمیں اپنی قوم کی تاریخ کا ایک نیا باب یاد دلانا چاہیے۔

2000

[illegible]

رائی اسے دیکھ کر بھی رہا حیران ۔

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اسی طرح + اور مجھے بھی خوش
ملاقات نامہ شری قریب

ظہور کشیدہ الفاظ اور جملوں کے ساتھ
 "کون سے کئی کئی برس میں تو صرف یہ
 کچھ چٹا تھا، کڑوا، سادہ، یا پھر چھوٹا
 کرسٹل کے لیے کہ پیغام غلطی سے تمہارے
 ہاتھوں میں پہنچ گیا۔ یہ لڑائی تم سے جیسا کہ
 سنے جاتی ہے اس قدر صرف یہ تھا کہ تمہیں گھیر کر

نہیں دیکھ سکتے تھے۔
 "سائمن آگیا"
 "آگیا ہوا؟"

"یہاں تم پہنچو اسے میں بتاؤں گا۔"
 "میں سے چاہتا ہو؟" "کئی وہ میری کچھ
 تھی۔ مجھے چھوڑ کر یہاں چلی آئی۔ اور میں اس کا
 جانب سے رہا۔" "پچھلے چھپ چھپ رہا تھا۔" "خیر
 اس کی یہ اچانک تھم کی کیوں آئی؟" "اس نے مجھے
 چھوڑ دیا۔"

"تمہارا دوسرا پرکھ کر کے تھے؟"
 "یہ میں نہیں بتاؤں گا۔ یہ ایک مقدس ماڑ
 ہے۔ میں نے کچھ سے بے نیاز نہیں کی۔ لیکن
 اس کا ایک پہلو ہے جس سے لگا۔" "دوسرا؟"
 "پچھلے کی تریب۔" "تمہارا ہے۔" "یہ
 ہے۔" "تمہارا کیا؟"

"یہ بھی میری ہی ہے۔" "یہ میری ہے۔"
 "چند سواٹ کیا؟" "تمہارا ہے۔" "یہ میری ہے۔"
 "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔"
 "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔"
 "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔"

"یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔"
 "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔"
 "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔"

"یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔"
 "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔"
 "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔"

"یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔"
 "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔"
 "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔"

"یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔"
 "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔"
 "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔"

"یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔"
 "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔"
 "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔" "یہ میری ہے۔"

وہ دھوکے میں تھی۔ کاش کہ اس میں پہنچ جیسے۔
اس نے کہا کہ بغیر چھٹی سیب کا دروازہ کھول
نہا اور کھڑکی سے دیکھو
"کاشے" اذیت لوگ ہیں! "عمران نے ارادہ

لیا۔۔۔
صوفیہ نے لہجہ غارت گہ اور گاڑی چل

لیا۔۔۔
تو اس نے کہا کہ "اس نے دیکھا" اس نے دیکھا
سے شہر سے دیکھا۔۔۔

سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔

سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔

سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔

سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔

سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔

سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔
سے شہر سے دیکھا۔۔۔

تو اس نے کہا کہ تم تنہا ہی بیٹھ رہتے ہو کہ
یہاں نہیں جھانک سکتے۔۔۔
پھر یہ۔۔۔

وال نے بے خبری سے میرے پیچھے دیکھا۔۔۔
۔۔۔

بھڑکتے ہوئے ہیں وہاں
سب ٹھہر گئے۔۔۔
۔۔۔

بھڑکتے ہوئے ہیں وہاں
سب ٹھہر گئے۔۔۔
۔۔۔

بھڑکتے ہوئے ہیں وہاں
سب ٹھہر گئے۔۔۔
۔۔۔

بھڑکتے ہوئے ہیں وہاں
سب ٹھہر گئے۔۔۔
۔۔۔

بھڑکتے ہوئے ہیں وہاں
سب ٹھہر گئے۔۔۔
۔۔۔

بھڑکتے ہوئے ہیں وہاں
سب ٹھہر گئے۔۔۔
۔۔۔

بھڑکتے ہوئے ہیں وہاں
سب ٹھہر گئے۔۔۔
۔۔۔

سے پاؤں چھو گیا۔
 جسموں کی ٹانگوں کی ایک دوسری طرف سے فوراً ہی جھک گیا تھوڑی
 دوسری طرف سے فوراً ہی جھک گیا تھوڑی
 دوسری طرف سے فوراً ہی جھک گیا تھوڑی

جھکے ہاتھوں سے۔

یا مطلب۔

اس جیسے میں مزید جھکے نہیں کر سکتا، مصدقہ
 نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا۔

عمران کو تھوکر کھاتے تو دیکھا تھا بین
 پہنچتا ہے جس کی دیکھا تھا لہذا سے کیا پڑی تھی کہ
 نور کو، ایسا تشویش میں دوسروں کو بھی شہید کرنا۔
 سے یقیناً عمران کے ہارے میں تشویش تھی جس کو
 پارہ بھی کہیں کہ وہ جیسا کہ جس جگہ فاسحہ بناتا تھا
 جہاں ان کو وہ بناتا تھا۔

موت کا تھا کہ وہ عمران کی اپنی کوئی بھی اپنی ہی رہی
 ہو تبھی اس کی موت یا آدمی وہ جھکے ہوئے
 اس کا حسب کی تھی؟

بستر پر بیٹھا سوچتا رہا۔ جیسا کہ وہ دور دور تک پتہ
 نہیں تھا جیسا کہ ایک لاش کی سلسلہ ذہن کو
 پر گھس کر رہا۔

دھنسا چڑھنے کی کھنٹی تھی اور اس نے اپنے ہی
 اپنے ہاتھ چڑھا کر۔ چور تھا لیا
 "پیلو۔"

ہم یکے کو دوسری طرف سے آواز آئی۔

"نہیں سر۔"

اصطلاح کرو کہ چکا وہ اس کی ایڑی میں جھک
 پہنچا کر وہ چھو گیا۔

نہایت بہتر جناب! مصدقہ طویل سا کہ۔

میں ایک کھٹے کے بعد وہ پارہ رنگ سروں کا۔

نہایت بہتر جناب۔

دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہوئے کی آواز
 میں نے بھی دیکھا۔ کو یہ عمران کی کھنٹی
 پچھلی کی تھی۔ "اور یہ۔" اور یہ کی ہے لہذا
 تھوڑے سے لگا۔

نہیں اس کے اندر ہی تبدل ہو گئی تھی
 تھا اس سے صرف ایک طرف پر سر ہر جا کی سے
 متعلق معلومات حاصل کیں بلکہ کمرے کی طرف
 مگر یہ تھا۔ کمرہ نقل ملا پھر وہ ایک گفتہ چور سے
 سے مل گیا کہ وہ ایسا تھا۔ جس کو نور پورٹ ہوئی
 تھی۔ وہ کی کھنٹی وقت کے تقابلیں سے مطابق ہی
 تھی۔ اس سے یہ ہو گیا۔

تیار رہا، دوسری طرف سے جس کی آواز آئی
 کہ وہ الزخرا کے نام پر ہے۔ اس
 ساتھ کھنٹی میں رہتا تھا۔ اکثر لوگ اس
 کے سے آتے۔ جیسے جیسے وہ نام سے
 کی سے وہیں کانوں کے ذریعہ واقف نہیں ہے
 کے لئے جسے وہیں کی کسی جاپاس کا سر اس
 تھا۔

جھکی بات ہے۔ ب آرام کہ وہ عمران
 دے جس کو جتنا لے کی ضرورت نہیں
 "یہ آپ کو سارے حالات کا علم ہو رہا
 جناب۔

باب میں جانے والے۔

اور اس کی کی موت۔

اصطلاح کرو کہ چکا وہ اس کی ایڑی میں جھک
 پہنچا کر وہ چھو گیا۔

نہایت بہتر جناب! مصدقہ طویل سا کہ۔

میں ایک کھٹے کے بعد وہ پارہ رنگ سروں کا۔

نہایت بہتر جناب۔

میں ایک کھٹے کے بعد وہ پارہ رنگ سروں کا۔

نہایت بہتر جناب۔

"تو پھر میں کیا کروں؟" مصدر جھلا کر بولا۔

"عمران! شواہد میں پناہ مانے گا۔"

"صرف وہی صورت میں جب تم میں سے کس
پیسے یا توجہ اس کی طرف مبذول کرے گی کوشش
کرے۔"

"تویر کے علاوہ اور کوئی ایسی حرکت نہیں کر
سکتا۔"

"میں سے کہہ دو جیسا کہ ایکسٹری طرف سے
راہیت ملی ہے کہ سویر کو آگاہ نہ دیا جائے۔"

"لیکن مجھے تو یہی کہنی بدایت نہیں ملے۔"

"تو پھر یہ لوہا مست طور پر ہی کوئی بھی ہوگی۔ سویر
حال میں نے تمہیں بتا دیا کہ وہ عمران کا زانیہ معاملہ
تھیں۔"

"اگر کسی بار نے سنا ہے اس کی محفل کرتے
دیکھا ہو؟۔"

"مجھے خیال ہے کہ تم آرام کرو۔" مصدر نے کہا
اور سلسلہ منقطع کر دیا۔

☆ ☆ ☆

"موسم کاں چائے چاری تھی۔" فرکار
عمران سے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "اب بس کرو۔ پوری
دن میں بعد معلوم ہو رہی ہوں۔"

"تم؟۔" میں نے سمجھا دی ہو، مجھے رنگ رہا ہے۔
میرے باوجود کوئی طور پر اس مکان میں داخل ہوئے جو
رہا ملک مکان میں داخل کیا تو کیا ہوگا؟"

"زیچکا جائے گا یہاں تو بڑوں کو کوئی
باندھ نہیں سکتا۔ چاہے جو کہہ کرتے ہوں۔"

"وہ؟۔" مجھے ہلکا ہلکا ہوا آگیا۔ لڑی سے
پوچھ کر کہا۔ کیا تم بھی اس کے گھر گئے تھے؟"

"مگر یہ تو نہیں معلوم تھا مجھے اور نہ وہ اس
طرح سے چپ چاپ رہ جاتی۔"

"تم تو کہتے ہو کہ اس کا قتل کرتے رہے۔"

تھے؟"

"جیت چلا گیا تھی۔ اسے شاید معلوم تھا کہ میں
اس کا قتل قتل کرنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن وہ مجھے
کرنا چاہتا تھا۔" اچھا تم میں قاتل کا وہ
کیسے مرئی۔

"میرے جیسے سے۔" وہی تھی۔ وہی بیسلا بیچے ہوئے
آئی اور مرئی پوچھا وہ مجھے کی بتا رہا تھا؟"

"ہا ہا ہا مجھے اچھے ہیں۔" گیتے؟۔ عمران
یہ سانس نہ لے سکا۔ "پہلے ہی تم یورپیوں کو نہیں لگتے
کیوں پسند کرتی ہو؟"

"یہ سدا سوال ہی نہیں بلکہ درست جہاں بھی مل
جائے۔"

"میں میں جیسا کہ یورپیوں کی کی ملازمت
دلاؤں گا۔"

"میں سہارے ساتھ رہوں گی بھئی؟ وہ
آج بھی بنگال کر بولی۔"

"یقیناً مجھے کسی بدلت بھی دانی ملتی ہیں۔"

"میں نہیں دانی کسی سے مجھے اٹھا میسر
نہو؟"

"جیسا کہ تم کہتے ہو؟"

"نہ تو یہی سنا۔" اٹھ بیسویں کی عمر میں
میں جیت میں؟"

"میرے پاس میں خاصی بڑی رقم موجود ہے۔"

"اگر یہ بات ہے تو ایک سو اٹھائیس لاکھ ہی
نہیں؟"

"چلو کہیں چلیں؟"

"رات کے اس وقت سب ہیں یہاں؟"

"آسانی سے نہیں آتی؟"

"بھول ہی نہیں گئے۔"

”پیلو! محمد نامہ دی گورنمنٹی و ” قصبہ
 نامہ لکھا اور سارا بھگت“
 ”تمہارے جسم میں جھوٹا نام لکھا ہے اور اب مت
 کرنا۔“

[illegible]

مجھے کوئی اعتراض نہیں، عمر وہاں چاہے جکے جس جگہ اور جہ و سامعین کو یہ گناہ کی ضرورت نہ ہو۔

[illegible]

”مگر میں؟“ عمر اس سے مضحکہ خیز سا مذاق پر
 ”تم پر؟ نہیں کیسے؟ جی ہاں۔“
 ”میں تو خوش ہوں۔“ آدمی کہہ کر بڑی توجہ سے

”باقی تم دوشری ہو“ اور جیسے جیسے بچے عمر بڑھاتی
 ساحل پہ پہنچ کر وہی سادہ میوں کی طرف
 روانہ ہو گئے۔ یہاں شہر کے کچے شہب بید ہوتی کیا
 کرتے۔ ٹھنڈے سے بھی ایک میز سہاں ہی دور
 عمر کا دیر کو بلا کر آواز نکھواتے تھے۔ سننے میں
 جیسے کہ دھڑ سے لڑکا اٹھائے ہوئے اور کھڑے ہی
 کھڑے لڑکی سے چھپلے سٹک میں جھانکنا۔ ”میں ایک
 بار پھر نہیں سمجھتا ہوں پتا نہیں۔“

”خجی جیو کی غلامی تو ختم ہو چکی ہے۔“ انہوں نے
 محکمہ (اسے واسے انڈیا میں کہہ) ”میں چاہتی
 ہوں کہ یہ ثابت ہو جائے کہ تمہارے لیے یادگار دن
 ہے۔“ ”جی تو ابھی میں ہے۔“
 ”تشریف رکھیے جناب“ ”میں اس وقت“

میں نے اس سے کہا کہ تم میری جگہ پر جاؤ۔

اسے سمجھاؤں گا کہ کھانا اس کی بائیں جانب کریں
بیٹھے ہوئے کہا۔

”میں سمجھاؤں۔“ عمران نے حیرت سے
پوچھا۔

”ہاں ہاں تم۔“
”اے امراں نے تو خود مجھے سمجھا بھی کرادو
مگر کیا اب تم میں رکھا گیا ہے کہ تمہارا علم
سمجھانا ہے؟“

”میں مذاق میں اڑانے کی کوشش نہ کروں۔“
”مسنر میں خبیثہ ہوں۔ اور ڈرتا ہوں کہ
”جیس اب مجھ پر خبیثہ کی کانٹا لگا رہا ہے۔“
”تم جانتے ہو؟“ لڑی نے اس طرح کہا
جیسے کہیں ماں اپنے بے خوف بچے کو بہت زیادہ
بگڑا کرے سے روکتی ہے۔

اور عمران نے بھی اسی طرح لڑی سے ہنست ہنست
لپے جیسے بڑا سعادت مند ہوا۔

”تم لب تک اسی کے لیے تو جیتے رہو۔“
”اے بھگوان! سے کہا۔“ اب وہ لڑی تو میرے لیے
کیوں بے چنگی ہیں؟“

”اس کی بات اسے نہ کرو؟“ بھگوان لڑی ہرٹی
”اور میں ہوں۔“

”کچھ بھی ہو۔ میری وہ بچی نہیں!“
”میں بہت حد تک ہواؤں گا لڑی!“ بھگوان
وانے سخت لہجے میں کہا۔

”تم بے حس نہ رہو کہ کھانا اس کے پیچھے میں
اس کی نیکی نہ دیکھو۔ اس کی کھانا کے بعد میں
تمہارا پس آگئی ہوگی۔ لب تمہارے اس سے کھانا
کھانا ہے لہذا تمہارے پاس ہونا چاہیے۔“
”اگر یہی بات ہے تو میں مسٹر بھگوان! سے
کھانا کھانے کو تیار ہوں۔“ عمران نے جواب دیا۔
میں سے کہہ دیا کہ تم حادوث رہو۔ وہ اس کی

خبر دیکھ کر غریب۔

”میں سے اس سے کھانا جس کھانا“ بھگوان
”کھانا کھانا کھانا۔“ جب مجھے محسوس ہوا کہ اس
کے پیچھے میں مجھے مدد ملے گی تو میں نے معاہدہ
رہا۔ صبح کرنے کی کوشش کی۔ تم اسے کھانا
کہہ سکتے۔“

”مسنر بھگوان! میری ماں بھی مانگن ہے۔“
اسے میں نے بڑا طلب کی ہوئی تھی کہ لڑی کو
لگانے لگا۔

”آپ کیا کھانا میں گے مسٹر بھگوان؟“ عمران
نے اسے اب سے پوچھا۔
”پہلیں اسٹریٹ“ وہ غریب۔
”مجھ سے کیوں حوا ہو گئے؟ میں بالکل سب سے۔“

”پہلیں تم کہاں ہو اور کہاں سے آکر ہو۔“
”میں انا ہی عمران ہے اور کھانا پھانسی میری
ہوئی لیکن یہ رشتہ زانی رہتی تھی گلے پانی سے لگے
ہوا معاہدہ کرے۔“

”اچھا تو میں اسے نہ کہتی ہوں۔“
”نہ مانگن ہے مسٹر بھگوان! لفظ برکتی میر
میرا جواب نہ دے۔ لہذا سب تو وہی ہوگا جو یہ
رہا۔ رن چاہے گی۔ میں سے سے نہیں بیٹا بلکہ
اس نے مجھے جیت دیا ہے۔“
”میں بڑا طلب!“

”اب یہ اگر مجھے چھوڑنا بھی چاہے تو ایر نہیں
کہہ سکتی۔“

”تم کہا کہہ گئے؟“ بھگوان نے بڑے
بھروسے۔

”چوڑے کی کوشش کر کے رکھو۔ پتہ چل
جائے گا۔“
”تم ہنسکی اسے بہت دیر“

”دھنگی دغا میرے ذرا دیک کر لیں یہ ہے مٹی
نکھار حقیقت کو رہا تھا“

۱۔ جواب رقم ۱۰۱۲۱۲۱۲۱۲۱۲

”خیر میں سنسریو کا۔“ عمران سر ہاتھ کر مغموم ہو کر
 میں بے رونہ چہ میری ترغیب میں بالکل جلی ہوئی ہے۔
 ”لیکن تم تو اپنی دوسری بیباہوں کا تذکرہ کر
 رہے تھے مگر یہ کہہ

”محفل امتحان تھا سہارہ۔ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ
 بنگاؤ کتنا مضبوط ہے۔“

”تم کسی مذہبی کنونشن میں گرنے والی ہو؟“
 ”جیس! نیو یارک کے لڑی کنگھور نے ہونے کہا“
 عمران اور لڑی نے کھانا شروع کر دیا تھا کوئی
 چمکھہ۔ بولا۔

تھوڑی دیر بعد عمران نے سر اٹھا کر کہہ: "مسٹر
کیا ختم کاں پتہ چسپد کرو گے؟"

”نہیں۔ وہ چلائے ہوئے لچھے بیولا

‘جہیز طے ہوئے غراؤ۔’

’اچھی بات ہے۔“ کہو کہ ”وہ نے اچھے ہوئے
کہے۔“ لیکن اس کا اہتمام چھوڑیں اور

۴۴ "خمرات" کے کچھ اور چکر کھائے ہیں
مشغول ہو گئی

لڑکی کے چہرے پر ناگوار سی کے آ جا رہے تھے۔ اس
 لڑکی نے تمہارے ساتھ سماں کیا۔ مجھے تم پر غصہ آ رہا تھا

کہ خود بخود یہ تشنگی و غول دے رہے ہیں۔ دوسرے

عمر بن یحیٰی کو ۱۱۰ھ کے کھانے کے بعد کافی طلب کی گئی۔ عمر بن یحیٰی کے چہرے پر غمگینی کے آثار

نہم حاصل کیل جو کہ موفی رہے ہو*

”میں۔۔۔ میں سوچ رہا ہوں کہ کب سے تمہیں

ہمیں بہت یاد ہے۔ "وہ" سے محبت سے یاد کیے گی۔
عمر ان کی چھبیس اب بھی سوچا میں ڈولی ہوئی

تھیں۔ اور وہ غلامی میں گھوڑے چارہ کھاتے۔
 کچھ اور صاحبانوش رو کر کہیں: ”وہ مجھے چھٹی تھی“

تھی! اس بے جہاں کسکس بھی دکھائی دیتی اس کا
 شوق شروع کرنا ایک دن میں بے محسوس کیا

کہ اس میں دلچسپی لینے والے ہر آدمی کو زحمت ہے اور
بھی اس کا ثواب کرتے جیسے صہرت ہے اچھے

آدمی نہیں معلوم ہوتے تھے ملک نے سوچا کیسی بے
لڑکی ہو گا۔ قصبات۔۔۔ پیچھا نہیں لہذا، باقاعدہ طور پر

”میں نے تو یہ سب کچھ کر کے رکھا تھا۔“
 ”میں تو ہوں جسم میں جو کچھ اس لڑکی کو باب

تم میرے علاوہ اور کسی لڑکی کے بارے میں نہیں سوچو گے۔^{۳۶}

”بہت چمکا۔“ عمران نے سعادت مندانہ لہجے میں کہا۔

۱۔ بیٹر کو غل کی روٹم لیا کر دے گے بھڑکی ۱۰۰ جین
رہے۔ ”کیا جی جی رات یہی گز مے گی؟“

”مجھے کوئی اعتراض نہیں“

”ہرگز نہیں۔۔۔ لیکن مجھے علم تھا کہ وہ مرے

۱۱ "تو کیا تم غیب میں بھی جود کرو؟"

”جو چاہو سمجھ لو۔ تو لب زلموں کی یہ فریادیں
 ہر کرنے کے لیے سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔“

”نہیں تو اس کی ہولناکیاں ہے بچے؟“
”جی ہاں، مگر یہ سچ ہے، میں جانتی ہوں۔“

"مطلب ضرور ہے مگر کیا معلوم؟"

June 20

میں نہیں۔ وہ چہ حالے کے سنا دے میں نہیں
 "میر۔۔۔ میر۔۔۔ میر۔۔۔ چلو اٹھو میں نہیں
 تمہارے سونے کا انتظام کروں۔" عمران سے
 جھلٹ کا مظاہرہ کیا۔

☆ ☆ ☆

صدر نے خیر سو رہا تھا۔ کھٹی کی آواز سے آنکھ
 کھل گئی کھلی کھلسل کال بیل کا بھنکا ہوا ہے جا رہا
 تھا اس کے اندر سے کے مطابق وہ عمران ہی ہو سکتا
 تھا کیوں کہ وہ گزری رہا ہے کا یہ مخصوص انداز ہی
 کا تھا۔ اس نے بڑی جلدی میں سلپنگ گاڈن پہنا
 اور صدر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کا
 خیال درست تھا۔ دروازہ کھلتے ہی عمران مسکی
 صورت بنائے دکھائی دیا۔

"خیر! میرے صدر راحت پر راحت چھا کر رہا۔
 عمران نے شہزی سانس کی اور دنگ آواز
 میں سنگٹایا "شکر یہ اسے وارنر چھوڑا"
 حوالہ دے کر یہ کہنے لگا "صدر بچے ہوتا سہلا۔
 اندر آ کر عمران بیٹھ گیا۔ یہاں معلوم ہوتا ہے وہ
 صدر سے کچھ ملنا چاہتا ہو۔

اور صدر کی جھٹلاہٹ اس کی خاموشی سے ہر
 بڑھ رہی تھی۔

"اُصاف! بچے ہیں! صدر سے گھبرا ہوا ہوا۔
 "جیسا؟" عمران نے حیرت سے کہا اور گراچی
 گھڑی دیکھ کر بولا۔ "ٹھیک چل رہی ہے!"
 "میں تو کہتا گھڑی مٹانے لے گئے تھے؟
 نہیں۔ شکوہ کرنے۔۔۔ کیا ضرورت تھی؟
 میں کو دینے کی! مجھے مرنا ہے ہی دیا ہو گا!"
 "آج رہا کیا؟"

"کلورڈ فارم سٹکی کر لیں بھانگا ہوں۔ دیکھ بڑا
 سٹکی کی شہزی رفتار سے دھاڑ چائے چل رہی گی۔
 "آفر وہ ہے کون؟"

اسے پوچھ مجھ سے پوچھ رہے ہو؟ عمران
 آنکھیں نکال کر دھاڑا
 "اس قسم کیجئے ورنہ سے سر پہنا چاہیے؟"
 "یہاں کچھ اول۔" عمران سے مار مارا۔ بچے

میں پوچھا
 صدر بھی ماسے دلی کر رہی پڑ پڑ گیا اس کی
 آنکھیں سرخ تھیں لیکن سے تکیا کا اظہار ہو رہا تھا۔
 "میں نہیں پہنا کر وہ کون ہے؟" عمران نے
 تھوڑی دیر بعد کہا۔

"اور بڑی ہو رہی؟"
 "وہ بھی میرے لیے جیسی تھی اور اس مجھ سے
 پہلے وہ آئی اور بھی اس کا شباب کرتے تھے
 تھارے چہلے نے ایک دن شاید ان دنوں کی
 آنکھوں کی! میں اس سے ایک کہہ رہا تھا کہ لڑکی کو
 کسی طرح گناہ ہے۔ شاید وہ لوگ بچے سے بھی
 اسے گرانے کی تدبیر کر چکے تھے نہیں انہیں کا سوال
 نہیں ہوئی تھی! آخر ان تھوڑی کی عمر کی میرے
 مقدمہ میں آئی۔ اس دوران میں اس جاؤں پر کاواہ
 بھی نظر پڑی کیوں کہ ان دنوں آدمیوں کو اس سے

پر بات ہی تھی۔
 "میں اس لڑکی کی موت کے بارے میں پوچھ
 رہا تھا"

"ہو آ؟" عمران نے طویل سانس لی۔ چند
 سے خاموش رہا پھر بولا۔ "تمہارے چہلے کی بدایت
 یہ میں ہے اسے گرانے کی کوشش کی گئی تھی نہیں
 کر رہا۔ اگر یہ معلوم ہوتا کہ گرانے کی حرجانے کی تو"
 "میرا خیال ہے کہ چہلے بھی اس کی موت کا
 قریب ہی نہیں تھا!" صدر جلدی سے بولا۔

"کچھ نہیں میں کہتا کہ ایک اکٹہ ہے؟"
 "نہو رہا ہے لڑکی آپ کے لئے چکی ہے؟"

صندوق منگوا کر دیا۔
”کچھ بھٹک نہیں آتا کیا کروں؟“

”یہ لوگ کون ہیں اور کیا جا چکے ہیں۔“
”کی، اعلیٰ۔“ تاکہ اپنے بچے کو اس لڑکی کو
”کون گراٹا چاہتے تھے؟“

”آپ کا مطلب یہ ہے کہ وہ بھی اس کو
ہاروا لے کر گئے لیے گراٹا چاہتے تھے؟“
میرا یہی خیال ہے۔

”یہ کون ہے؟“
”ایک فیکٹری میں مشین تلو رہا
ہے۔ اسی کتھی کی طرف سے آیا ہے جس سے مشینیں
ترید کی ہیں؟“

”تو پھر اب آپ کیا کریں گے؟“
”میرا میں کچھ نہیں کر سکتا۔ یہ پورٹ دے
دی ہے تمہارے دیس کو کل۔ لیکن یہ لڑکی کس کی
خدمت میں پیش کی جائے؟“

”آپ سے کہاں سلائے میں؟“
”یوسف پھر چھ ہیں؟“
”میری رستے سے کہ اب آپ ادھر چلت کریں

”جائے؟“
”کوئٹہ سے ملے گی۔“
”کیا لڑکی پڑتا ہے؟“

”عمران کچھ نہ بولا۔ توڑی دیر بعد اس نے
شعفی سانس دیا اور کھڑکی کے قریب گیا۔ باہر
اندھیرے میں کچھ کچھ ہاتھ پیر پیر آئے۔
”میں دراصل اس وقت اس کو تیار کر دیکھا
چاہتا تھا۔ اس نے صندوق آنکھوں میں دیکھتے
ہوئے کہا۔“

”کون سی بات کہہ رہے ہو؟“
”جس سڑکی سر پر کی ہے۔ یہ رہنما قبو

”ہے۔“
”کیسے کسی نے مجھے توڑ دیا۔ اسے دھار دینے
شروع کر دیا۔“

”یہ کون امتحان ہے؟“ عمران دیکھ کر
”اللہ! اللہ! یہ کیا۔ کل تل کا سونچا نہیں دکھائی
دیتا۔“

صندوق سے اچھٹ کر آئے جس اور چھری
سے چھٹا ہوا صندوق دروازے تک پہنچا۔ دروازہ پینے کا
معدا اب بھی چھری تھا۔

”کون ہے؟“ صندوق نے اونچی آواز میں
پوچھا۔

”دروازہ کھولو!“ باہر سے بھلائی ہوئی نسولی
آواز آئی۔

صندوق نے طریق سانس دیا اور دروازہ کھولنے
لگا۔ اس کا خیال تھا کہ حمران کے سر ہونے والی
لڑکی ہی ہوگی لیکن دروازہ کھلتے ہی صندوق دیکھا
کہ اس نے شوح رنگ کی سب رنگ لگا رکھی تھی ہاں
نکھرے ہوئے تھے اور کسی قدر نشے میں بھی معلوم
ہوئی تھی!

”کہاں ہے وہ؟“ ملتی عورت چیختی۔ ”اسے
باہر نکالو اور تم۔“ لہو تم سب سو رہو!“

”میں نہیں سمجھا آپ کیا کہہ رہی ہیں؟“
”تم ہوسا سے سے میں حمران سے چھٹی ہوئی
لے جاؤں گی!“

”میں نہیں چاہتا آپ کون ہیں؟“ صندوق نے
تاخو شکار لہجے میں کہا۔ اسے کسی قدر غصہ بھی تھا
تھا اسے کہ بات بھی کہ وہ اس طرح شور مچا رہی تھی
کہ پڑوسیوں کی نیند بھی اچٹ جاتی۔

”میں پوچھ رہی ہوں۔ عمران تیار ہے؟“ وہ
پچھلے سے بھی ربا دروازے سے چیختی۔

”یہ صندوق کو عمر نہ لگائی دے۔ جیب چاہ

سر جھکائے کھڑا تھا۔ عورت اس کی طرف بھیجی اور
سے بھجوز بھجوز کر گئی۔ ”میری زندگی ہاؤ کر
کے اب چھپنے چھو رہے ہو! میں تمہارا خون کر دوں
گی۔“

”نہیں باپ دے لا“

”چلو میرے ساتھ؟“ اس نے اس کا گریبان
پکڑ کر کھینچے ہوئے کہا۔

”اسے تم بھی ساتھ چلو“ ”میراں صفور کی
طرف، کچھ کر لکھو۔“ ”مجھے رنگ دے۔“

”پوری فوج نے چلو لیکن میں آج فیصلہ کر سکے
رہوں گی!“

دلہا صفور ادا کی راہ میں جاگل ہوتا ہوا ہوا۔

”جب تک یہ معاملہ میری ہاتھ میں نہ آجائے آپ
لوگ باہر تو نہیں نکال سکتے۔“

عورت نے میراں کا گریبان چھوڑ دیا اور خود کو
خونخوار نظروں سے گھومنے لگی۔

”تم کچھ تو نہ جانتا، میری طرف دیکھو۔“

”تو مجھ سے شادی کر لی ہی ہے گی!“

”حق عورت حق بھڑا کر رہی۔“

”اسے میں میراں نے صفور کو شادی کیا کہ وہ خود
نکل کر بھاگتا دیتا ہے!“

”آپ مجھے پوری بات بھی تو بتائیے
صفور نرم لہجے میں ہوا۔ ”نہیں میں آپ کی کوئی
مدد کر سکتا ہوں؟“

”آپ تک میراں۔“ ”وہ اس کی طرف چلا گیا
لگاں اور ہوتا ہوا۔“

”اس کے بعد تو صفور نے
عورت کا دستہ رک ہی لیا تھا۔ وہ بھیجی رہی۔“

”آپ میرے کام میں محترمہ!“ صفور
ہوا۔ ”مجھے ساری بات بتائیے میں مصیبت آپ کو مدد
کر رہا ہوں۔“

”مجھے چاہیے۔“

”بھڑے کی وہ معلوم کیے بغیر؟“ ”میں
بے۔“ ”صفور کے لیے کی رہن بر ستور کا سر رہی۔“

”میں بھی بات ہے۔“ ”دلہا عورت بھی اچھیلی پر تھی۔
میرے ساتھ شریف لایے۔“

”صفور دیکھو دیکھو ام کا مظاہرہ کرنا۔“ ”وہ اس کو
ڈرا کر چنگ روم میں لایا۔“ ”تو بہتہ گئے اور عورت
نے صفور کی دیر بعد کہا۔“ ”مجھے کافی چاہتا۔“

”نی حال تو میں اس قسم کی کوئی خدمت نہ کر
سکتا ہوں۔“ ”کیوں کہ باہر کھانا چاہتا ہوں۔“ ”میرے پاس
کوئی غلام بھی نہیں۔“

”غیر شادی شدہ ہو؟“

”نہی ہاں۔“

”شادی کیوں نہیں کر رہے؟“

”بہت ہی مایہ حال، تھی مستحکم نہیں ہوئی!“

”کسی مال دار عورت سے کر۔“

”آج تک کوئی ملی ہی نہیں؟“

”میں نہیں، اچھے عقول میں شادی کر سکتی
ہوں!“

”دراصل مجھے، پچھلی نہیں لیکن یہ کس قسم کی
باتیں چھڑ گئیں ہیں تو آپ کی کہانی سننا چاہتا
ہوں۔“

”میری کہانی یہ ہے کہ ہم بائبل گھر سے ہوا۔“ ”وہ
بہت ہی پی۔“

”اور صفور نے ساتھ چمک چمک کر کہہ دیا کہ یہ ہم تو
جولیا، فو، ڈاکٹر کی تھی۔“

”تم۔“

”ہاں میں! اب مجھے جی میں ملا میرے ہ
مقرر ہو جانا چاہتے تھے بھی نہیں جان سکتے۔“

”کمال کامیاب ہے۔“

”میں یہاں آؤ گا۔“

”ہاں۔ ہاں، بہتر ہے لیکن چاہے ک

تھا؟

مجھے ایکسٹرو کی طرف سے ہدایت ملی تھی کہ
مبار سے ٹھیک کر عمران کے سینے میں اس قسم کا
ٹھنڈا اٹھا دوں۔

"یکم کچھ میں بیٹا" ہاں! مصنفین اپنی گولی سلاتا
ہوا ہوں۔

"نم مجھے صرف سائیک کی کے بارے میں یاد
خود ہے سے گر کر مر گئی۔"

"میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں جانتا کہ وہ
جہاز سے ٹیبلٹ کی کے حکم پر ہوا تھا۔ عمران کا بھی یہاں
سے"۔

"یہی ایکسٹرو کی ہدایت پر وہ رہے سے گزری
گئی تھی۔"

"ہاں۔"

"جشیم میں ڈالو میں بہت تھک گئی ہوں، مجھے
فور کانی چاہیے۔"

صدا اٹھ اٹھ کن میں "کر کانی کے لیے پانی
رکھنے لگا دھنا اس نے عیسویں کی جیسے موت کی خوشی منج
وہی ہو تجوی سے حباب گاہ میں پہنچا رہا سیور اٹھایا
اور دوسری طرف سے ایکسٹرو کی آواز سی۔

"نہیں مر۔"

"کیا تو یہی پہلی گئی؟"

"نہیں جناب۔ یہ بھی سیکھ سے۔"

"اس سے کہو کہ جس طرح چٹختی چٹان وہاں
چٹختی تھی۔ وہی اٹھاڑ میں فوراً رخصت ہو جائے
بہت بستر جناب۔"

اور پھر سدا منقطع ہوئے کی آواز اس کر رہی
سے بھی رہا سیور دکھایا۔

"ارائیک ہر میں جویا کانی کی پتھر تھی۔"

"مجھے پتہ نہیں ہے لغز" رتم کانی نہ لی سکوئی
صدا سے اس سے کہہ۔

"نہیں۔"

اس سے سے یکسٹرو کی ٹال کے بارے میں
تلیا اور وہ سادہ سا کڑی سا

"یہ شخص عالیا بڑی وقت چاہتا رہتا ہے۔"

"بے خبری کا مریض معلوم رہا ہے۔" صدر

سے بلکی ہی مسکراہٹ کے ساتھ کہہ
"وہ تو ہم سب ہر چاہی گئے کسی دس" جویا
سے اسامہ بنا کر کیا اور اٹھ گئی۔

اس کے بعد وہ پہلے ہی کے سے امداد میں
شور مچانی ہوئی، ہاں سے رخصت ہو گئی تھی۔

☆ ☆ ☆

یہ کوا کی گاڑی ایک طویل دیر میں عمارت کے
کپڑے میں داخل ہوئی اور پورے میں چار کی گاڑی
سے اندر گرو عمارت کے صدر دروازے سے گزرتا
ہوا ایک کمرے میں پہنچا۔ اور فوس کار سیور اٹھا کر
ماؤتھ میں میں ہولا۔

"مٹ اڑیو کاو اسر۔"

"نہیں" "دوسری طرف سے آواز آئی۔

"پوسٹ، رٹم کی رپورٹ بھی یہی بتاتی ہے کہ
اس کا دل پھٹ گیا تھا۔"

"کاش تم میں سے کوئی اسے مرنے دیکھ سکا
ہوتا۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔ "میں گرتے
وقت کی بھی پورے میں معلوم کیا چاہتا ہوں۔"

"پورے میں جناب؟ میں نہیں سمجھا۔"

"وہ کسی سیور پر گری تھی یا پھٹ کے مل گیا؟"

"اس کا چوگٹا دشوار ہے جناب۔"

"خیر۔" "دوسرے کسی پر بخوبی نظر رکھا۔"

"بہت بستر ہے جناب۔"

"ہاں اس کے بارے میں کیا رپورٹ ہے؟"

"جناب وہ مجھے صرف ایک عوامی آدمی معلوم
ہوتا ہے۔ ٹھیک رات وہ اپنے دوست کے گھر گیا

تھا۔ اس نے ایک عورت بھی نہ پہنچی۔ وہ راجا کی و
تاکش میں تھی اور مجھے سے بچھل نظر آ رہی تھی۔
تو پھر میں اس سے کیا۔ دوسری طرف سے

سوال کیا گیا

”مطلب یہ کہ وہ اس سے شادی کرے پھر
تھی اصرار لگا رہا تھا کہ میں اس سے مل رہی ہوں۔ اس سے
اس سے پہلے پہنچا ہوں۔ کہ سے لڑکیوں کے ہاتھ
میں سے پہلی علامت ہے۔“

پھر اس نے گھبراہٹ سے کہا کہ وہ اس سے

”لڑی کے رپورٹ دی ہے کہ وہ اس سے دو
آج میں کہ دوسری کے بارے میں گفتگو کی کہ اس

کی جانب متوجہ ہو تھا۔ ہو سکتا ہے ان کی رماں سے

میں وہ دوسرے کے تعلق میں پہنچ رہی ہو

”کہہ دے گی جو میں نے تمہارے بارے میں نہیں جانتا۔“

مجھے سکون کا پانا کام کرنا ہے۔“

”آپ مطمئن ہیں۔“ ”جواب“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”مارے کام آپ کی مرضی کے مطابق ہوں۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”یو کا۔“ ”یو کا۔“ ”یو کا۔“

”کیا نہ ہو۔“

”سیر کام ختم ہو گیا۔ اب تم جانو“ دوسرے آدمی نے کہا اور اپنی اسجوت کار میں بیٹھ کر وہاں سے روانہ ہو گیا۔

یوگا، اگاڑے کھڑا رہا۔

جب اسجوت کار کچھ مہڑ پہ نظروں سے نہ بھل ہو گئی تو آہستہ آہستہ عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ تھوڑے دم بعد وہ ایک فلیٹ کے بندوں سے پر شکیب رہا تھا۔ دروازہ کھلا سنے ایک اچھڑ عمر کا لکی ٹھنڈا نظر آیا۔

یوگا سے وہی گاڑی اس کی طرف بڑھا رہا جو اب پرکھنے کے لئے گرتا تھا۔

”اندر جاؤ“ اچھڑی نے کہا۔ یہ کسی مغربی ملک کا باشندہ معلوم ہوتا تھا۔

یوگا کمرے میں داخل ہوا۔ اچھڑی نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ”بیٹھو گاؤ۔“ بھر دہستے، ہیں تھوڑے کمرے سے کمرے میں چلا گیا۔ یوگا سے دوسرے کمرے میں لگا کر غور سے بیٹھ کر کھینچا رہا۔

قریباً چھ گھنٹے بعد اچھڑی بھر دہستے آیا۔ اس سے بات کرتے رہا تھا۔ خانا کھس اور چائے کی پیاری تھی۔

”چلو“ اس نے یوگا کو اسے کہا اور یوگا چپ چاپ اٹھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد یوگا، اپنی گاڑی کی طرف گیا۔ پھر وہاں سے اگلی گاڑی کے برابر بیٹھا۔ اسے راستوں کے متعلق ہدایات دی گئیں۔ شہر کے مختلف سرکوں سے گزرتے ہوئے وہ موڈس کالونی میں داخل ہوئے۔

عمران اس وقت میک اپ میں تھا۔ صبح ہی سے یوگا کو کے قہ قہ میں رہا تھا۔ اب اس سے

اس کو اس مفید لام آدمی کے ساتھ سوال کالونی کی ایک عمارت میں داخل ہوتے دیکھا۔ اس نے اپنا سکوتر عمارت کے سامنے سڑک کی دوسری جانب روک دیا۔

یوگا کو اسے بھی اپنی گاڑی سڑک میں چھوڑ دی تھی۔ تقریباً ایک گھنٹے تک وہاں کی گاڑی کا خطر رہا لیکن وہ عمارت سے براعتہ ہوئے۔ یوگا کی گاڑی اب بھی سڑک میں موجود تھی۔

عمران اس عرصے میں اپنے اسکٹر سے اس طرح ابھٹتا رہا تھا جیسے اس میں کوئی ترمیمی پیدا ہو گئی ہو۔ اس نے اپنے کھٹے بعد یوگا کا سفید نام سامنے عمارت سے برآمد ہوا۔ وہ یوگا کی گاڑی میں بیٹھ کر چکر موڑا۔ عمران نے اس کے اس عمارت میں کوئی نام نہات لکھوا دیا تھی۔ وہ اسی نام میں رہا کہ اس کے لیے لکھا جاتا ہے۔ یوگا کی ایک مہذب نظروں سے اچھڑی ہو گئی۔ کبھی کبھی بہت سی ک۔ سے اس کے پیچھے جاتا تھا ہے! اس نے سن کے پیچھے سے چڑی بیٹھ نکالا اور عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ یہاں تک ایک انشورس کبھی کالٹر ہو جاتا جو عمارت کے پکیوں سے تھوڑے فاصلے پر رہا۔

”تھوڑے میں پہنچ کر اس نے گاڑی میں بیٹھ کر باوجود کہ اس نے دیکھا اس نے کوئی جواب نہ ملا۔ وہ سن کر گئے پھر اس نے دروازے کا پتھر پھٹایا اور دروازہ کھلتا چلا گیا۔ راہ دہی سہل ہو گئی تھی۔ وہ آگے بڑھتا گیا! عمارت میں اس کے قدموں کی آواز کے علاوہ اور کسی قسم کی آواز نہیں تھی۔

ہرے کمرے میں نظر آئے لیکن میں آپ اس کی حالت سے معلوم ہوتا تھا جیسے اس سے اس کے استعمال نہ کیا گیا ہو۔ ایک بار بھر وہ کمرے میں آیا اور جیسے ہی ایک یا تھوڑے دم کا۔ دروازہ کھولا جہاں

کمر تھا کھڑا رہ گیا۔

یوگا، ڈارمینگن پر چٹ پڑ تھا۔ اور اس کی گردن پی ہوئی تھی۔ عمران بہت احتیاط سے اس کے پیچھے لاش کے سر کے قریب ایک گاڑی نظر آیا جس پر مکیا دو سہر "خیر تھا"

اس کے جیب سے سیلفی کیمر نکالا اور لاش کی تصویر لی کی دلاہاں سے کچھیں باہر سارے کمر کے دروازوں کے چیدے صاف کرتا پھر۔

تصویری دیر بعد اس کا اسکیٹ شیری طرف لڑھا مانتا مسطور اور وہ ساتھ ان چلے تھے۔ مسطور کی گاڑی میں تھا اور عمران کے سہوڑ سہوڑ بھا پھر اس جگہ سے ہوں یہ جس تک ہوئی تھیں۔ جہاں سے دیکھا گیا پہلا مانتا۔ صحت۔ یہی مسطور کے اس کا قاتل تھا۔ شریخ ر تھا پورے میں یوگا کا قاتل تھا۔ راج جو مونس کا نام اس کی رست تک پہنچا تھا۔ ریکر اس نے تھا اس کا اختتام یوگا اسے سارے ہو۔

خیر پکچر سب سے پہلے اس نے سب پکچر نکل کر سید سید سے "بلا" بعد جو اسے قاب ہوئی گی۔

عمران — وہی تو وہی کد مہاں ہوں کی تیسری — باتیں سات میں یہ اس نے لکھی تھیں وہ اظہار سے — اس کی گفتگو سے شکوہ — میں کی اہمیت پر دست خطیہ کر لیں گا۔

"بہت بہتر زبان" دوسری طرف سے تو وہ جلی اور عمران نے سلسلہ مضطرب کر دیا

یوگا کی رائے گاہ لائٹس سے نکلتی تھا۔ آج تک جو تک ایک جگہ نہ بھیر ہوں تھی اور اس نے اس کا خاقب شروع کر دیا تھا۔ ویسے لاش کی تلاش میں پھر حسب وہ نہ پاب میں ناشتہ کرے گا تھا تو عمران نے لوں کر کے مسطور کو لگی میں حسب

کر لیا تھا۔ یہاں کرتا تو اس وقت شدید لمبوس کر رہا ہوتا کیوں کہ یوگا کے بعد پھر ان میں کوئی تہی نظر میں نہ رہتا۔ مسطور کی سوچوں کی بنا پر مسطور کم وہ اس کے سانگی کا تو قیاس کر رہی کا تھا

آج عین کی رخصت بھی علم میں کی تھیں۔ پہلی وہ رست چھیں یوگا واپس گیا تھا دوسری وہ جہاں سے ایک شدید کام عین تھی اس کے ساتھ سوئی اور تیسری وہ جہاں اس کی لاش پائی گئی تھی

یہی پر عمران — سب سے پہلے اس کی رست کا تھا یہ جس کی ایک کھڑی سے کتا ہوا تھا لیکن یہ مسطور کی ہیں یہ نہ مسطور کا یہ لگی پھر وہیں رہا تھا گیا ہر جاں اسے تو دیکھنا ہی تھا۔ ظہیر کے بارے میں ایک دسے وقت تھی اسے پورے طرح سے یقین نہیں تھا کہ وہاں لگی موجود ہوگا۔ میں دوسرے اس کے میں ہر سے قاتلوں کی چاہ تھی وہی اس کی — وہاں وہ لکھی اور عمران پکچر دیکھا وہ گیا۔ پڑتی تھی کہ اس نے اسے سب سے پہلے ہو چھوڑا تھا۔ چلنے وقت لپٹی سے اس سے کیا تھا کہ وہ جوں سے کا اظہار سے کی اور چاہا ہر تک جائے گی۔

"تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو" اس نے عمران سے درشتانہ شکوہ کیا تھا۔

"میں یہ اپنی ٹھکانہ میں آؤں سے آپ ہو رہے" عمران بولا۔

"تو پھر ہر مکان کے پاس چاہا ہم تو تمہارے

میں "آپ اس حدیث کا دیکھنا نہیں کرتی ہیں" "مجھے علم نہیں" وہ "خ" بولے۔ میں دراصل حسب حدیث میں مہاں ہوں اور حسب حدیث اس وقت موجود نہیں۔

"میں حسب حدیث کا نام تو جانتی ہی ہوں گی" "ان کا نام مسطور کے گولائی ہے"

"کیا کرتے ہیں؟"
 "میرے کمرے کے کچھ ہیں شاید"
 "کیا آپ اتنا بڑا بھی اس فلیٹ کا کمرہ رہتے ہیں؟"
 "جی نہیں اب مجھے حسوس ہے"
 "ہاتھ دھو کر یہ ہے کہ میرے فلیٹوں سے یہ ہوئے"
 "اگر یہ وصولی کرنے لگے ہیں اور یہ ہوتی
 صورت کو پسند نہیں"

"آپ کے کمرے میں آپ کو کچھ طرح کے کمرے ہیں؟"
 "ہاں میں نے نوٹ کر لیا ہے۔"
 عمران غلامی نے اس کا پتہ سے لکھوا کر بلر
 سڑک پر ایک چارٹرڈ سے اس کی لکھی کا انتظار تھا
 جو اس کا دلی دلی صدمہ سے بکھڑی ٹاری میں
 رہ رہا تھا۔ ٹیکس سے کسی کا کام سمجھنے کی رہا ہو
 لیکن یہ ٹریڈنگ ہے یہ تو کاداک کے ساتھ بھی ہو رہا
 ہو گا۔ سب کا کس کے کسیت میں نظر آ رہی ہے۔
 اسے سیر حال و سیر دیکھ کر اس نے متعلق بھی
 مصیبت لڑائی کر لی تھی۔ اور جسے تھیلے تک روٹی
 سڑک پر دیکھ کر اس کی گارہ بہد آخر کا وہ سعید مانا
 بھی دیکھ کر اس کا دل بکھڑا ہوا تھا۔ اس کی سسکی
 گاڑی چھوڑ کر وہ فلیٹ میں چلا گیا اور عروزی
 پر بعد ایک دہائی سے ایک لکھنے ہوئے چھوڑ دیں
 تیار۔ لڑائی اس کے ساتھ تھی۔ راتوں گائی نہ
 دیکھ گئے"

کار چل پڑی اور عمران نے ایک سیڑھی پر
 میدان میں اپنا چارٹرڈ لگا دیا۔ وہی چوٹی ہوئی کہ اور
 تھی سوچو یہ بلا میں۔ آپ جو ہر وقت ایک میں
 پڑ رہا تھا۔ سرطیت میں ٹری سے ملاقات۔ ہوئی
 ہوتی تو پھر اس کی ضرورت نہیں رہتی تھی۔
 معاقب چارٹی رہا۔ کچھ پر سدا کی گاڑی کپٹے
 دھوکے کے سامنے دلی ماسٹر دہائی کی گائی تھی

تھے! ان کے ہاں میں داخل ہو جانے کے بعد عمران
 نے بھی اسکو سڑک کے کنارے ٹوٹ پانچھ سے
 لگا کر کمرہ کر دیا تھا۔
 بال میں پہنچا تو اتفاقاً ان دلوں کے قریب ہی
 دو تین چھریں جالی نظر آئیں اور اس نے ان میں
 سے ایک اپنے لیے منتخب کر لی یہاں سے وہ ان کی
 گفتگو غریب سے ملتا تھا۔
 لڑی لہری تھی؟ "میرا مشورہ ہے کہ تم بھی
 میرے ساتھ چلو۔"

"میں اس طرح نہیں چلو چاہتا تھا! تمہیں
 مجھ سے کتنی ٹیک ہے؟" "جی نہیں یہاں سے
 سیدھی وہیں چاہتا تھاں نہیں ہو۔"
 "کچھ تم کہاں ملو گے؟"
 "مجھے تم غریب بات کا کوئی ٹیکس ہو رہا ہے کہ کتنی
 سوچنا سہاری موجود قیام گاہ میں ہوں بھی ہے۔"
 "جی۔ لیکن مجھے سہرا نہیں تم اپنے سہرے
 نوٹ کر کے مجھے دے دو میں تم سے رابطہ قائم
 کر لوں گی۔"

"اس نے جی ٹوٹ گیا ہے ایک دہائی پہاڑ کر
 عمر لکھنے والوں کو چاہو وہ۔" "اب مجھے پتا ہے
 کہ وہ لوگ تم سے رابطہ قائم کرتے ہیں یا وہ صرف
 یوگا کی حد تک رہ جاتی ہے؟"
 "میں زیادہ تر اس آدھی کے بارے میں سوچتی
 رہتی ہوں۔ اس پر یوگا دانے مجھے سلا کہا تھا؟"
 "وہ کیا تو کہتی ہے؟"

"کچھ پتہ ہی نہیں چلا کسی بوس کی سی باتیں
 کر کے لگتا ہے اور بھی ایسا مظلوم ہوتا ہے جیسے ہم سے
 رہا۔ کیا ایک ہو؟"
 "مجھے اس کے بارے میں تمہیں سے پتا ہے؟"
 لڑی نے عمران کی کہانیاں شروع کر دیں۔
 "یوگا دانے اسے صفائی کا تعاقب کرتے ہیں"

تھا اور پھر وہ ایک دن ”میں رات کو میرا کواں بھی وہ
 بیٹھا اس سے سے تشویش ہوئی اور اس نے اس کی
 اہلیت چائی چاہی! مجھے اس کے پیچھے لگایا۔ خود
 اس سے شکست کھا کر اور پیسے سے مرتب کی ہوئی
 تنہا کے مطابق پکاوا کو چھوڑ کر اس کے ساتھ چل
 بی ہر حال مقصد یہی تھا کہ میں اس کے بارے

میں پوری طرح چھین چینی کر پکاوا کو رچا
 دوں لیکن اب میں کیسے، پورے دوں گی
 کہ میں اسے بیٹوں کے مطابق تو پکاوا دوسری یا میں
 چھوڑ چکا تھا۔“

”کسی سے تم سے بہت طبعی تو
 ہے لیکن بڑی آواز سے جو ہے کی لیکن پکاوا کے
 بعد اس کا اور کوئی آبی لی اہل میں نظر میں ہیں

کے

”لیکن یہ جوا کیسے؟
 پھر آگے گا۔ پھر بلدی سے آگے آوا یہاں
 سے نیکی سے نہیں آتا۔ یہاں سے ساڑھ یا دھب
 جانا پادریہ میں گا۔ میں بہت محتاط رہوں
 ضرورت ہے۔“

”کی کہہ رہی ہیں۔ یہاں سے صوفی سے نہ
 آتا۔ اہل پنا اور پھر تو ہے وہیں چھوڑ
 چلی گئی

”میں سمجھ رہی تھی کہ اہل کے لئے کاھنہ ہاں
 وہاں میں وہاں کاں چھوڑا تھا۔ لڑکے کے لئے
 ہو جائے کہ میں سے دھب سے شہاب کرے
 میں ملوں۔ تمہی پتہ کسی تب ہم سے بھی
 جائے اور وہاں کا سرٹ ٹوٹے

”میں نے اہلیاں سے میں پنا چائے شہاب
 رہا۔ قلعی میں ملوں داتا تھا۔ دو کسی قسم کی
 دسے چھٹی ۶ شکار ہے۔ اس کا چہرہ بالکل سکوں
 تھا۔ اور ضرورت تھا لیکن شکاریوں سے مل کر

وہی تو اتنی حیرت انگیز تھی اور قوی مضبوط
 ہوتے تھے۔ تھوڑی دیر بعد اس نے پنا کی
 رکھا میں نے اس میں جھاڑی اور ٹھہ گیا۔

”میں اس وقت اٹھ گیا تھا جب وہ اپنا پنا
 حاد کر رہا تھا۔ پھر جب تک وہ اپنی گاڑی تک پہنچا
 عمریں بروٹ پار کے لیے اس کو رنگ پائی چکا تھا۔

”ایک دیر چھ تو تب شروع ہو گیا لیکن اس بار
 ۶ رپہ جو طویل نہیں تھا۔ ہمارے گواہی ہے اسی
 عمر سے اسے گاڑی روک دی یہاں پکاوا اپنے
 پیچھے دو سوٹ کس دھب میں دکائے ہوئے گاڑی
 سے سر اور نہ رت میں اہل ہو گیا۔

”عمری سے سر کو خفیف سی پکڑ دی اور آگے
 بڑھتا چلا گیا۔ اس کا است میں ہیں ہمارے کی
 کہ ہے۔“

”سے پہلے سے نہیں تھا کہ خود اس کا قہ
 میں کیا کیا انداز یہاں سے سیدھا ایک ایسے ہوئی
 میں پہنچا تھاں یک تم وہ پہلے سے کہ یہ پر لے لے
 تھا یہاں وہی نے میک اپ دیا۔ اس کے ہاں
 تبدیل کیا اور ہم کی طرف چل پڑا کی کوئی اہل
 کسی جاگیر پر بنا تھا اس سے کل مسود سے
 پار نہ ملے گی

”میں نے اس سے مسد اہل کیے نہیں جو یہ
 د پنا وہی اب ضرورت نہیں آتا تھا۔
 یہ اس سے بیٹا کار کے مسد والی کیے۔
 ماری ٹانگ جو یہی مسد ہوتی۔ دو قی طرف
 سے وہی اس کے خفیہ اسنوور۔
 مسد کی ہوتی کال آئی تھی۔“

”میں جانتا تھا“

”تھوڑے تھوڑے اگلے سے سے فوج میں
 ہوا جب سے تو ہونا چھوڑا عمر اس کو جی گوا
 ر مت چھوڑے۔“

"اوی ہوتا ہے کہ اس سے محبت نہیں کی جا سکتی!
 شادی سے جد غم ہو جاتا ہے۔"
 "تم واپس بالکل غم سے معلوم ہوتے ہو۔ میں
 نے تمہارے شرچہ کے ترچے پڑھے ہیں اس میں تو
 ولی کی بات تھی۔"
 "ناول پڑھے ہوں گے؟"
 "ہاں۔"

"دوسرے غیر اسلامی ہوتے ہیں۔ اب کے
 مصنفین جہنم میں جا رہے ہیں کیوں کہ پہلی سید
 دنیاویوں کے چٹھے ہیں اور گناہ کرتے ہیں۔"
 میں نے ان کی کڑی زبان کا ترجمہ کر دیا تھا۔
 "جو سب سے زیادہ ہے۔"
 "کیا انعام ہو تو بارگاہی کا یہ بھی یاد ہے۔"
 عمران نے پچکا۔ خوف و وحشت کا اظہار کرتے
 ہوئے پوچھا۔

"تم غریبی آدمی بھی نہیں معلوم ہوتے۔"
 "بہت کم ہی ہو میں شادی کے بغیر محبت نہیں کر
 سکتا۔"

"مت کر۔"
 "میری کہ بھائی کہ تو پھر؟" حوا سے
 اطمینان نہ ملتا تھا۔
 "تو پھر کچھ بھی نہیں! تم نے بھلا وہ شکست
 دے کر مجھے کیا ہے۔"
 "اوسے تو جیت کر مایا چاڑھا لوں۔"

"اچھا کیا؟"
 "خبر ہے کا بھتیجا جنہیں اہل رعبے سمجھیں! ا
 الہ۔ چکا سکتا ہوں۔"
 تم بہت زیادہ جھکے ہوئے لگتے ہو گارام
 کریں۔"

"میں میں اس نہیں کر سکتا۔"
 "یوں۔"

"بت اشتیجہ سے۔"
 "میں اس سے حقد متعلق کر رہا اور غصہ سے
 ہوا۔ اس کی ٹیپ کا انکا۔ دیکھو۔ پچ اس
 کا سوچ اس کے کرتے سے۔" سہما۔ اس کی
 حور میں ہوتی میں صورتوں کا بظاہر دیکھتی تھی۔
 کچھ رعب بعد وہ بچہ سزا۔ پانچویں کیس
 اس سے اسکو گمراہ میں گمراہ کرے گا۔ یہ نکالیں!
 "تو وہی دیکھو اس کا رعب تک ہی پہنچا جہاں
 لڑی سے قیام کا اظہار کیا تھا۔ وہ اس کو
 شب جوانی کے ساتھ پر اس سے رہتی سہجہ
 کا کان میں رکھتا تھا۔"
 "تم کیاں تھے؟" وہ اسے دیکھ کر نکلا۔
 "میں کیا ہواؤں کوئی ایسا ہی دھوا۔ تلاش
 نہیں کر سکا۔"

"کیسا؟" سہما۔
 "میری کہ تمہیں دوسرے بھی نہیں۔" اچ سے
 اور شادی کی بھی ہو جاتا ہے۔
 "کیا مطلب؟"

"شادی۔ اور کیا مطلب؟"
 "میں کی شادی؟"
 "تمہاری اور میری! عمران نے شرما کر کہا اور
 بالکل جھوٹا لگا۔
 "تو وہی کیسے پیدا ہوا کہ میں تم سے شادی
 کروں گی۔"

"جب تو پھر مشکل ہے۔"
 "کیا مشکل ہے؟"
 "میں مسلمان ہوگ تو شادی کے بعد ہی محبت کر
 سکتا ہوں۔"

"تو کوئی بات نہ ہوئی۔"
 "مجھ سے۔ تم نے اعلان نامہ ہو۔"
 "یہ یا ہوتا ہے۔"

پہلے اس کا فیصلہ ہونا چاہیے؟
"نہیں؟"

"میں تم سے شائبہ نہیں پا رہا۔"

"شادی انصاف چاہیے؟"

"پھر محبت کیسے رکھوں گا۔"

"کی محبت میری ہے؟"

ناہوں میں نیکی پڑ رہی ہے میں سے کہ جب

واری ملے ہیں تو محبت چلتی ہے۔"

تمہارا کیا بگاڑ ہے گا سوچا ہے؟

ڈاکٹر میزبان میں مسکرتی۔ مہراں کچھ کہے ہی

ہوئے تھے۔ وہ شجیدگی اختیار کرتی ہوئی ہوں۔

"مجھے حیرت ہے۔"

"کس بات پر؟"

"سارے گھر میں نیکی سبب سے ایک ہی ہوں

کاں میں آتی۔"

"نہیں کی آتی ہمیر اس دلی ایک دست سے

میں سے تم بھی واقف ہو۔"

"نہیں کی سے دوستی نہیں؟"

"نہیں۔ مجھے بھی ضرورت ہی نہیں محسوس

ہوئی۔ دوست وقت پر یاد کرتے ہیں اور قرض بٹتے

رہتے ہیں۔"

"تمہارے فون کا یہ مسر ہے۔ فیسر ہوتا ہے؟"

میر جیو نہیں؟"

"جی ہاں ہر روز سو رہا ہوں۔"

"انہی بات سے میں نے کچھ دیر سوچا چاہتی

ہوں۔ دولت کی نائنٹ ٹیبل میں مرا رہی تھی۔"

"۲۲۔"

"مہراں، تمہارا گھر؟"

۲۰۰۰ سے کہے کر یہ کی طرف چل گئی اور مہراں

آپریٹنگ روم کی بھی بیٹھا رہا۔ اس کی تھیں تھیں

تھیں اور وہ کی گہری جوتی میں معلوم ہوتا تھا۔ تقریباً

پندرہ سو تک کی حالت رہی۔ پھر چڑھکا، گھڑی

پر نظر آئی۔ وہ وہاں پاؤں ٹڑی کی خوب گاڑی

طرف جانہ تھا۔ سردی سے پرہیز کرتے ہوئے

دھکا دینے لگیں وہ سردی سے بدلتا تھا۔ کھل کے سوراخ سے

خبر چھٹکا۔ وہ چپٹ لٹی ہوئی تھی۔

زندہ ایک ٹرانز کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے اس

میں سے ایک بھونسا کس سندھ کھال جس سے اس

کا ایک پتلا سا پائپ بھی تسک تھا۔ اس نے

پائپ کا سر انگشت کے سوراخ کے درمیان دھریں

طرف خوب گاہ میں پہنچا کر سندھ سے کس مہراں

کوئی شروع نہ۔ گھڑی بھی دیکھی جا رہا تھا۔

موت بعد کس کے مہراں کا سلسلہ منقطع کر کے کل

تھیں کے سوراخ سے نکال لی اور پڑی پڑی کب تھیں

چار گھنٹے تک آرام سے سوئی رہی۔"

میں ہوں ڈرائیگ روم کی میں تھا۔ نہیں آکر

اس نے میری سے بحیثیت سیکسٹرا رابطہ قائم کیا۔

مصدقہ سے کل تک رابطہ قائم نہیں ہو گا

جناب۔

جولیا۔ اظہار ہوئی۔

"بڈا کلہری اور عمارت کا کیا رہا؟"

وہاں پر کس نے کوئی لاش نہیں پائی۔ عمارت

میر پر اس کے لیے مانی ہے۔"

"کب سے؟" مہراں نے پوچھا۔

پوچھیں ایک ماہ سے جناب۔"

"تا ایک کون سے؟"

"کمرش چنگ کی تحویل میں ہے۔ مالک غیر

ممالک میں رہتا ہے۔"

مہراں نے اس کے بارے میں بھی تفصیل

مانگی۔ جو ٹیلی فون نمبر لڑی کو ہٹا رہے تھوڑی

سے ما تھا۔

تھیں نے موت گریہ ہے جناب۔" دھری

طرف سے۔ تاکہ آئی۔"

معلوم کرو کہ یہ فخر کسی کے نام لگا ہوا ہے اور شہر کی کسی عمارت میں ہے۔^{۴۴}

مجلس شورای اسلامی

"میں آ رہے تھے بعد میں آ رہے گا۔"

۴۰۰

عمرالے سند متعلق تاریخ حیب سے
چونکہ کاپک انہیں کر ایک ہیں میں ادا
پر نگہ انداز میں آہستہ آہستہ پرچہ
صور کے ہر اہل کے ان کا عہد
ریسور کہ کہڑی پر نظر۔ جہاں
تھے چند روایت خداں سنہ چار صد کے مصر
کے اس پار تھی چھوٹی تہا۔ چار صد
تہا۔

تم بہاں جاں : * کلمے سے غراں ہے


 NATIONAL CENTER FOR EDUCATION STATISTICS
 U.S. DEPARTMENT OF EDUCATION

کس تکمیل پہنچے۔ تو چاہوں گا کہ اس
جو نکلے ہے چہرہ میں نہ وہیں مقیم ہیں۔ یہ
جس کا میں تعاقب کر رہا تھا۔ یہ کس ہمالیہ کا
یہ پکارا جھڑکاؤں کہ مت میں پہنچا جس میں
لوگوں کا تعلق ہے میں اس خود میں سے ایک۔ جیسے
وہ ایک ہی رہا میں سمجھ کر اس سرسبز و سرسبز
فلو۔ اس سے یہ بھی میں چاہتا ہوں کہ ایک طرف
رہا ہے۔

جس کی نظر رکھنا ضروری ہے۔

— 1968 —

بہار میں پھر شہر میں انہیں اور بیڑہ کوڑے سے
 عمر بڑا ال کیے دوسرے طرف سے جو بیڑہ آیا وہاں
 سب سے پہلے اس کے صفوں کی روپوش چٹائی
 پھر اس کی ٹیبل فون نمبر سے یاد سے جس پر
 شروع ہوئے۔

۱۰۔ فیبرکس ڈاکٹر یوحنا کے کا ہے۔ عمارت

مجلس شورای اسلامی

مجلسه ۱۳۳۳

”جی۔ کہہ رہے ہیں۔“

میں نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:

$$A_1 \cup A_2 \cup \dots \cup A_n = A_1 \cup A_2 \cup \dots \cup A_n$$

میں نے اس کے ساتھ ساتھ ایک اور چیز بھی یاد کی۔

مجلس شورای اسلامی

میں نے کہا کہ میں نے اس کے لئے کچھ نہیں کیا ہے۔

منہا

المعنى: لا يملك الإنسان شيئاً من نفسه، بل كل ما هو عليه من علم، قوة، مال، أو غيره، إنما هو من فضل الله تعالى، الذي لا يملكه أحد سواه.

Journal of Management Education

Figure 1

Figure 1

پیشکش: ۱۰۰ روپے

میں نے اس کی طرف اشارہ کیا۔

"

2000

[illegible]

Journal of Management Education

[illegible]

1. *Chlorophyll a* (Chl *a*)

[illegible]

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

100

100

میں نے اس کے لئے دعا کی ہے کہ وہ اپنی زندگی میں جو کچھ کرنا چاہتا ہے وہ کر سکے۔

[illegible]

04

Figure 1

2000 2001 2002 2003 2004 2005 2006 2007 2008 2009 2010 2011 2012 2013 2014 2015 2016 2017 2018 2019 2020 2021 2022 2023 2024 2025 2026 2027 2028 2029 2030 2031 2032 2033 2034 2035 2036 2037 2038 2039 2040 2041 2042 2043 2044 2045 2046 2047 2048 2049 2050 2051 2052 2053 2054 2055 2056 2057 2058 2059 2060 2061 2062 2063 2064 2065 2066 2067 2068 2069 2070 2071 2072 2073 2074 2075 2076 2077 2078 2079 2080 2081 2082 2083 2084 2085 2086 2087 2088 2089 2090 2091 2092 2093 2094 2095 2096 2097 2098 2099 2100 2101 2102 2103 2104 2105 2106 2107 2108 2109 2110 2111 2112 2113 2114 2115 2116 2117 2118 2119 2120 2121 2122 2123 2124 2125 2126 2127 2128 2129 2130 2131 2132 2133 2134 2135 2136 2137 2138 2139 2140 2141 2142 2143 2144 2145 2146 2147 2148 2149 2150 2151 2152 2153 2154 2155 2156 2157 2158 2159 2160 2161 2162 2163 2164 2165 2166 2167 2168 2169 2170 2171 2172 2173 2174 2175 2176 2177 2178 2179 2180 2181 2182 2183 2184 2185 2186 2187 2188 2189 2190 2191 2192 2193 2194 2195 2196 2197 2198 2199 2200 2201 2202 2203 2204 2205 2206 2207 2208 2209 2210 2211 2212 2213 2214 2215 2216 2217 2218 2219 2220 2221 2222 2223 2224 2225 2226 2227 2228 2229 2230 2231 2232 2233 2234 2235 2236 2237 2238 2239 2240 2241 2242 2243 2244 2245 2246 2247 2248 2249 2250 2251 2252 2253 2254 2255 2256 2257 2258 2259 2260 2261 2262 2263 2264 2265 2266 2267 2268 2269 2270 2271 2272 2273 2274 2275 2276 2277 2278 2279 2280 2281 2282 2283 2284 2285 2286 2287 2288 2289 2290 2291 2292 2293 2294 2295 2296 2297 2298 2299 2300 2301 2302 2303 2304 2305 2306 2307 2308 2309 2310 2311 2312 2313 2314 2315 2316 2317 2318 2319 2320 2321 2322 2323 2324 2325 2326 2327 2328 2329 2330 2331 2332 2333 2334 2335 2336 2337 2338 2339 2340 2341 2342 2343 2344 2345 2346 2347 2348 2349 2350 2351 2352 2353 2354 2355 2356 2357 2358 2359 2360 2361 2362 2363 2364 2365 2366 2367 2368 2369 2370 2371 2372 2373 2374 2375 2376 2377 2378 2379 2380 2381 2382 2383 2384 2385 2386 2387 2388 2389 2390 2391 2392 2393 2394 2395 2396 2397 2398 2399 2400 2401 2402 2403 2404 2405 2406 2407 2408 2409 2410 2411 2412 2413 2414 2415 2416 2417 2418 2419 2420 2421 2422 2423 2424 2425 2426 2427 2428 2429 2430 2431 2432 2433 2434 2435 2436 2437 2438 2439 2440 2441 2442 2443 2444 2445 2446 2447 2448 2449 2450 2451 2452 2453 2454 2455 2456 2457 2458 2459 2460 2461 2462 2463 2464 2465 2466 2467 2468 2469 2470 2471 2472 2473 2474 2475 2476 2477 2478 2479 2480 2481 2482 2483 2484 2485 2486 2487 2488 2489 2490 2491 2492 2493 2494 2495 2496 2497 2498 2499 2500 2501 2502 2503 2504 2505 2506 2507 2508 2509 2510 2511 2512 2513 2514 2515 2516 2517 2518 2519 2520 2521 2522 2523 2524 2525 2526 2527 2528 2529 2530 2531 2532 2533 2534 2535 2536 2537 2538 2539 2540 2541 2542 2543 2544 2545 2546 2547 2548 2549 2550 2551 2552 2553 2554 2555 2556 2557 2558 2559 2560 2561 2562 2563 2564 2565 2566 2567 2568 2569 2570 2571 2572 2573 2574 2575 2576 2577 2578 2579 2580 2581 2582 2583 2584 2585 2586 2587 2588 2589 2590 2591 2592 2593 2594 2595 2596 2597 2598 2599 2600 2601 2602 2603 2604 2605 2606 2607 2608 2609 2610 2611 2612 2613 2614 2615 2616 2617 2618 2619 2620 2621 2622 2623 2624 2625 2626 2627 2628 2629 2630 2631 2632 2633 2634 2635 2636 2637 2638 2639 2640 2641 2642 2643 2644 2645 2646 2647 2648 2649 2650 2651 2652 2653 2654 2655 2656 2657 2658 2659 2660 2661 2662 2663 2664 2665 2666 2667 2668 2669 2670 2671 2672 2673 2674 2675 2676 2677 2678 2679 2680 2681 2682 2683 2684 2685 2686 2687 2688 2689 2690 2691 2692 2693 2694 2695 2696 2697 2698 2699 2700 2701 2702 2703 2704 2705 2706 2707 2708 2709 2710 2711 2712 2713 2714 2715 2716 2717 2718 2719 2720 2721 2722 2723 2724 2725 2726 2727 2728 2729 2730 2731 2732 2733 2734 2735 2736 2737 2738 2739 2740 2741 2742 2743 2744 2745 2746 2747 2748 2749 2750 2751 2752 2753 2754 2755 2756 2757 2758 2759 2760 2761 2762 2763 2764 2765 2766 2767 2768 2769 2770 2771 2772 2773 2774 2775 2776 2777 2778 2779 2780 2781 2782 2783 2784 2785 2786 2787 2788 2789 2790 2791 2792 2793 2794 2795 2796 2797 2798 2799 2800 2801 2802 2803 2804 2805 2806 2807 2808 2809 2810 2811 2812 2813 2814 2815 2816 2817 2818

مگر یہاں اس کے لیے غریبی تھی۔ مگر یہاں اس کے لیے غریبی تھی۔

اندھیرا بھلا۔ اس نے مجھ لہرو کی لی اور مجھ پہاں کی

بولی سلیٹنگ گاؤں پر سے لگی کر سچ سے اگلی +
خلاف تو کچھ دوسرے کمرے میں روٹھی دیکھی۔

"ہوں۔ تو سچ چارہ حق موجود ہے۔" وہ
خفیف سی نظروں سے مڑ کر دیکھنے کے ساتھ بڑبڑاتی
۔ لیکن وہ ڈرنگ روم میں قدم ہر کھتے ہی پوچھا گی۔
"بیویں کہہ رہی ہیں چارے، تمہیں کی بجائے ایک بک
تھیر پیر وینو نظر آیا تھا!"

سے اگلی کر وہ گھر آہو گیا۔ حاکمی وردی میں تھا
اور وہاں جاہلوں میں جو کسروں میں دور یو لورنگ
رہے تھے۔

"تم کون ہو؟" مڑی پکلائی۔
"میں جواد ہوں؟" اس نے جھٹکے میں
جواب دیا۔

"یہاں کیوں آئے ہو؟"
"باس کا حکم۔"
"باس کون؟"
"میں انکی طرف ہاں کرتا ہوں اپنی گندی
یاں ستاں کا نا نہیں سے سکتا۔"
"وہ کہاں ہے؟"
"چھٹیں۔"

"کیا میرے دور نہیں رہے؟" وہ اور کون بولیاں
سوچ رہی تھیں؟
"نہیں۔"

"وہاں کی طرف بڑی اور ہلے سے کھدے
ہوئے نسر ڈال کرے گی لیکن فون میں زندگی کے
تھیر نہیں تھے۔
"کوہ ناں ڈیڈ ہے۔" وہ جھوٹ کو گھورتی ہوئی
بولی۔

جواد کچھ بولا۔ لڑی نے رہ سہور رکھ دیا۔
چند لمحے خاموشی رہی پھر بولی۔ "اس نے تمہیں
کیوں بلوایا ہے؟"

"میں نہیں جانتا۔"

"مجھ میں کچھ دیر کے لیے باہر چوری ہوں
وہ اپنے آپ کو دیکھ رہے۔
"نہیں جانتا ہے۔"
"نہیں۔"
"تمہارے بچے چاہتے ہیں۔"
"کیا مطلب؟"

"میں اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ تم باہر نہیں
جاتے۔"

اور "اس نے کہا اور مجھے تھکے سے انداز
سے بچہ لگی جواد بھی اس کے سامنے ہی بیٹھ گیا
تھوڑی دیر بعد وہی سے گیا۔
"کس سے؟" لپٹا باہر جانا ہی پڑے گا۔"
"سب کچھ نہیں سوچو ہے۔" باہر نہیں جانا
پڑے گا۔ "نہیں جواد۔"

"تمہارے پاس کیا کچھ ہے؟"
"میں نہیں جانتا۔"

"اور۔" تو اس نے دھڑکی طور پر تساری صدا سے
حاصل کیا ہیں۔

"میں کئی سال سے ان کی ملازمت میں
ہوں۔"

"اس کے باوجود بھی تمہیں نہیں معلوم کہ وہ
کیا کرتا ہے؟"

"نہیں۔"
"تم جھوٹے ہو۔"

"اگر یہ بات کسی سروے کی ہوتی تو میں اس
کی طرف توڑ دیتا۔"

"میں باہر جانا چاہوں تو تم مجھے روک
سکو گے۔" وہ آواز پر اتوار میں مسکرائی۔
"کوشش کر کے دیکھو۔"
لڑی خاموش ہو گئی۔

تھوڑی دیر بعد اس نے دم بچے میں پوچھا۔
 "کھانچے بچے کا سامان کہاں ہے؟"

اس۔ یہ ملک جو چورب خاصاں ہی رہا۔ یہ
 لڑکی مہرچرخہ سے کھلے کے ہے جو کہ چرخ

میں نہیں سمجھ سکتی کہ اس نکو اس کا کیا مطلب ہے۔ "وہ بچہ کربو۔"

میں خود بھی نہیں سمجھ سکتا "میرا رب نے میرا مطلب کیا۔"

چند لمبے کچھ سوچتا رہا۔ پھر بولا۔ "کیا تم سے کبھی اس کے سامنے لگی کہہ دو تھا کہ تمہیں کا ہے آؤ گی پسند ہیں؟"

"جسم میں کیا وہ بھی اور تم بھی مجھے چاہے رازوں پر بھگتہ رہا کر لاس گی۔"

"کان آؤنگی آجائے تب بھی تمہیں نہیں جانے دلاں گا۔ اس کا غم۔"

میں چیخا شروع کر دوں گی۔

عمران سے یڈنگی کے روم نمبر مگر اس کے روم نمبر پر دستک دی۔ وہ ریڈیو مینٹ ایک سپا میں تھا۔ دروازہ کھلنے ہی عمران کی دیاں سے نکلا۔ "مگر، بومبر۔"

"یہ کہہ کر وہ دروازہ کھینچا۔" دروازہ کھولنے والے سے ہے حد درجہ جگہ میں تھا۔ وہ عمران کی پھوٹی ہوئی ناک اور گھٹی ہوئی آنکھوں سے لے کر ایک سپا تو جو رہے کچھ ہاتھ۔

عمران کمرے میں داخل ہو کر پڑا۔ امیدیاں سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ دروازہ کھولنے والا صورت موال سے عرا تھا۔

"ج تم نے بھکاؤ کو کس کے پر دیکھا تھا۔"

وہ عمران سے سوال کیا۔

میں نہیں جانتا۔

"بہتہ جاؤ۔" عمران سے دوسری لگی تھی۔ طرب شہ کیا وہ اس سے پہلے ہی کی طرح ٹھوکتا ہو بیٹھ گیا۔ عمران اسے ٹوٹنے والی نظروں سے دیکھتا تھا۔

"مشرقا تو پہنچ گئی تھیں جنہیں سے کہ تم جو کچھ دیکھ رہے ہو اس میں غلطی کا امکان نہیں۔"

"کیسی غلطی کیا ہوتی ہے۔ حساب ساف۔"

عمران سے پہلے بریج کیس سے ایک خانہ نکالا۔ اس کی طرف پڑھاویا اس سے بڑی ہے مصری سے غارتہ کر کے چاک کیا تھا۔ سبکی تصویریں اس سے ڈالنے ہوئے ہاتھوں میں تھیں۔

تک۔ کیا "وہ عمران کی طرف دیکھ کر ہکا پھوٹا۔"

"کس طرح وہاں تھیں؟" عمران سے سوال کیا۔

"ہاں ہوں جی جی ہے۔ لیکن۔"

"وہم راتوں سکس تحریفیت کے چور ہے پر کس کا انتظار کر رہے تھے۔"

"تتم تم کس ہو؟"

"استہار بھی جی مشر ہو سکتا ہے۔"

اس نے ہکاؤ کی ناش کی تصویریں میر پرال میں اور مضطرب۔ انداز میں ہاتھ شہنگا۔

تم بکاؤ کو وہیں چھوڑ کر کیوں چلے گئے تھے؟" عمران سے سوال کیا۔

تم بکاؤ تم کون ہو؟

"میں یہاں اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ پھر اور میر سے ساتھ چلو۔"

"جنہیں؟" وہ تھوٹ کر بولا۔ "میں نہیں جانتا۔"

تیا۔ "عمران کا مچھلیر آؤ تھا۔"

افلتا چنگ سے اپنے سپا پگٹ سے ایک چھوٹا سا پسوس نکال لیا۔

"تیا؟ تم کون ہو؟" اس نے ریڈیو کا دست عمران کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"بہت دیکھتے؟" عمران مسکراتے ہوئے اسے انداز میں جھٹکا۔

نجات دے۔ اور شہر گرہوں کا۔

"تم سب یقیناً کسی قلعہ جیسی کاٹھکا رہو گے۔
 ہو! عمران! بے پروائی سے بھرا۔ کیونٹوئی۔
 ایم۔ او۔ کانٹیک ایک آری اسی طرح مار لیا جائے گا۔"
 "میں تم سے بے چارہ ہوں۔ تم کون ہو؟"
 "جھا آؤ۔ میرے قریب آؤ۔" عمران کا
 یہ یہ کس کھولتا ہوا ہوا۔

اس نے اس میں سے ایک چھوٹا سا سیپ ریفائڈ
 نکالا۔ جس سے ایک انٹرفون بھی منبج تھا۔ انٹرفون
 اسے اپنے ہونے بولا۔ "لو سنٹراشیر تمہیں یہیں
 آئے گا۔"

جنگ نے انٹرفون عمران سے سے سرکان میں
 لگایا۔ عمران شپ ریفائڈ کا سوچ اس کر کے اسے
 غور دیکھتا رہا۔

پتہ نہ پڑا۔ پتہ سے پتوں میں تھا۔ پھر
 انکسیر جھیل میں تھیں دور پھر وہ لڑھکتا ہو
 پورے ہاتھ کا تھا۔ انٹرفون اس کے کان سے ٹکل
 رہا۔ "میں پر کر گیا۔ عمران! اس کو اسی حالی میں چھوڑ
 کر شپ ریفائڈ کو اسی ط سے برفیاب میں میں
 رکھنے لگا تھا۔"

پھر وہ اس کی طرف بڑھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر
 بولا۔ "چلو! لیساں، غدار کر رہی ہوں گی۔"

پتوں کا جہاں، اتفاقاً وہیں بڑا، اور وہ کرے
 سے دہرائے۔ جنگ کا ہاتھ بٹھی عمران کے ہاتھ
 میں تھا۔ اور وہ کسی حرکت کی طرح اس کے ساتھ
 چلا چلا ہوا تھا۔

☆ ☆ ☆

رات کے گیا، دن بج گئے اور لڑکی اور جنگ دم
 ہی میں جنگی حروف سے بھگوتی ہی، اب معہم
 ہو، تھا جیسے نا کے پنے جادوئی قتلہ، بھی آج
 طے سو جائیں گے۔ جو کہ کہہ رہا تھا مجھے سارا

اور مئی ہو بھی نہیں لگی! میں تو اپنی بیوی کو چاندروں
 کے بازو میں باہر سٹل ہوں۔

"شٹ اپ!" لڑی جیتی۔
 "شہر ہو جانے، د۔ پھر دیکھوں گا۔ یہ مگر پھر
 کی رہیں، ہوش، ہوش کے لیے خاموش ہو جائے
 گا۔"

"تم کھاس بند نہیں کرو گے!"
 "میرے گھنے کی عورتیں شہر کو دہکتا بھگتی
 تیں۔"

لڑی نے دونوں ہاتھوں سے کان بند کر دیے۔
 جسے میں ہاں سے کسی نے نہیں بجا کی
 لڑی کو اہل ہونے دینے کا اشارہ کر کے جوڑ
 تھ گیا۔ لڑی وہیں ٹنگی رہی۔ جیسے سے کاب رہی
 مگی۔ اور پھر جیسے ہی عمران کی شکل دکھائی دی۔ بھوک
 شیرلی کی طرح جھپٹ پڑی۔ لیس جوڑ بڑی چمک
 سے ان کے درمیان آتا ہوا ہوا۔

"ہاں۔ یہ حال ہے اس کا۔ کیا میرے
 ساتھ جادو کر سکتی؟"

"سب ٹھیک ہو جائے گا تم فکر کرو۔"
 "کیا ٹھیک ہو جائے گا۔" لڑی طلق چھاؤ کر
 جیتی۔

"بچی کہ شادی کے بعد تم دونوں کے منج
 کا سہ شرا ہو جائیں گے۔"

"تمہارے ماں تو خراب نہیں ہو گیا؟"
 "خدا ہونے کی بات نہیں! میں ہی کہہ رہا لیکن
 مدھی اختلاف کی وجہ سے مناسب نہیں سمجھا۔
 جوڑ کر نہیں ہے۔"

"تم کون ہو تے ہو بعد کر دے۔"
 "فرش سے میرے صبا کہ اس طرح سر آ پڑی ہو۔"
 "میں یہاں سے ہانا جاتی ہوں۔"
 "شادی سے پہلے یہاں سے۔"

چلے جاؤں گی۔" جو حرف مڑا کر دیا۔ "میں
شادی کے لیے کہیں کر اس کا۔ صوف کر دوں۔"
"میں تو اس کے لیے کر دوں گا اگر تو نے کو اس کی۔"
"میں تو اس کے ساتھ سو اور تو اس کا قاعدہ۔"
"کو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔"

"میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔"

"میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔"

"میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔"

"میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔"

"میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔"

"میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔"

"میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔"

"میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔"

"میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔"

"میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔"

"میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔"

"میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔"

"میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔"

"میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔"

"میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔"

"میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔"

"میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔"

"میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔"

"میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔" "میں تو اس کے ساتھ کر۔"

جوزف کمرے میں داخل ہو کر بولا "چہ نہیں
کس سے لکھتی ہوئی تھی؟"
کوئی ناکمل سے لکھا ہوگا تم اپنی مخصوص
دعا میں پڑھنا شروع کرو۔

کمرے میں دس گھنٹے
برکت کے لیے پڑھو صبر کرنے کا
میں سے تاکید کرتی رہتی ہے
"کیا چھٹکارے کی کوئی صورت نہیں ہے؟"

ہاں! "ہے تو شرطیں یہ صورت چاہنا شروع
کر دینا۔"
"کیا مطلب ہے؟" اس نے ایک دھڑکتے
پوچھا۔

"چھٹکارہ۔" عمران نے لڑی سے کہا۔ اس کے
لہجے کا کھنکھارہ پن غائب ہو چکا تھا۔ لڑی حاسوگی
سے بیٹھ گئی۔

عمران نے کمرے کی اندرونی جیب سے یوگا داکی
لاش کی تصویر نکالی اور لڑی کی طرف بڑھا دی۔

"یہ لڑی نکال بھی دے۔"
"یوگا داکی لاش کی تصویر ہے؟"
"ہیں۔ تو پھر تو پھر؟"
"تم اس کے قائل کو جانتی ہو؟"
"یہ معلوم ہے؟" تصویر اس کے ہاتھ سے

جھوٹ بڑی۔
"تخیل قلم ہو چکا ہے مس لڑی۔" بھڑے
نے ٹھک سی کہا حالانکہ نہیں اس کے ساتھ نہ دیکھا
جاتا چاہے تھا۔

"یہ لڑی بول کر کھڑی ہو گئی۔
"چھٹکارہ! میں ایک پشورہ ایک میلر ہوں۔
جس میں اس کی بھاری قیمت لگ کر پڑے گی۔"
لڑی پر بدحواسی کا دور پڑ چکا تھا۔

"جوزف اسے بخاؤ۔" عمران سے تھک کر
لکھ گیا۔

جوزف اس کی طرف بدحواسی تھا کہ وہ لڑی
بیٹھ گئی۔
"سب سے پہلے میں یوگا داکی کہانی
سوں گا۔" عمران بولا۔

"میں کچھ نہیں جانتی۔"
"میں اس میں سب سے ترقی ہوں۔"
یقین کرو۔ میں کچھ نہیں جانتی۔
"یوگا داکی تمہیں کس نے مسطہ کیا تھا؟"

لڑی کا چہرہ تر رہا اور اس نے جسم پر کھجکی
طاری تھی۔ کچھ دیر بعد اس نے کانپتی ہوئی آواز میں
کہا۔
"اگر تمہیں کچھ معلوم ہو جائے تو تم
کیا کرو گے؟"

لڑی نے کھلی بزموں سے خراج و سون کرنا ہی میرا
پیشہ ہے۔

مجھے اس کے ساتھیوں کی تعداد معلوم کرنی
تھی۔ پھر لڑی کا تھا کہ وہ کہاں کہاں مقیم ہیں؟
"تو پھر؟"

"مجھے آج تک یہ معلوم ہو سکا۔"
"سو اندازے کیا آ رہے ہیں؟"
"پتہ نہیں۔ میں سے آج تک کچھ
کہا۔"

"یہ تم سے کہا ہی ہوا۔"
"ہاں۔ میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔"
"میرے اس کا مفقود ہے" اسی کے ذریعے سارے
کام چلتے ہیں لڑی مجھے اس کے نوٹس لگا کر پتا تھا اور
میں انہیں ٹائپ کر کے فائل بناتی تھی۔
"اگر میں تمہیں تھوڑے دنوں تو تم کہاں جاؤ
گی؟"

میں نے غصہ کیا کہاں جاؤں گی۔
مجھے ڈر لگا رہا ہے۔ کیا یہ سچا بکاواؤ کی بات کی
نصوہ ہے؟

"مجھے سب نے ڈر کی پیشکش کر رہی ہے۔"
عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرایا۔
"میں جھوٹ نہیں کہہ رہی۔"

"تم سچی اور پوک نہیں ہو۔ اس وقت تمہارے
چہرے پر پریشانی کے آثار نہیں تھے جب تم بکاواؤ
کے بارے میں غلط فہمی سے گفتگو کر رہی تھیں۔"

"تم کہاں تھے؟ تم کیا جاؤ؟"
"غیر ضروری سوالات سے گزر کر وار بھری
باتوں کا جواب دو۔ اسے میں مگر کسی نے اطلاع
دہنی جان اور عمران لڑکی کو گھبراہٹا ہوا اٹھ گیا۔ پھر
دور اتر کے ایک طرف بڑھتا ہوا خوف سے ہوا۔
اسے کڑی نگرانی میں رکھو۔ میں تھوڑی
دیر بعد واپس آؤں گا۔"

☆ ☆ ☆

برآمدے میں مندر نظر آ رہا۔
"کیا اس سے پہلے بھی تم نے ہی غصہ کیا تھا؟"
نہی "عمران سے اس سے پوچھا۔
"جی ہاں لیکن مجھے شبہ تھا کہ وہ میرے کوئی
میرے من قب میں ہو۔ لہذا فوری طور پر یہی
مناسب سمجھا کہ اس شہر کی تصدیق کر لوں۔"

"تو پھر؟"

"وہ بہت ہے۔"

"آئندہ قیام رہتا۔ یہاں جڑواں ہے
تبدیل سے بچے جانے کے بعد ہی اس نے دور دورہ
کھولا ہوگا۔ دورہ تم اس طرح منظر آجاتے تو بہتر
کاغذ بنانا۔"

"اب وہ گفتگو کرنے کے قابل ہو گیا ہے۔"

صہ ۱۱

"چلو۔ پہلے اسے ہی دیکھیں۔" عمران نے کہا
اور مر کر دور دورہ شغل کر دیا۔

"دووں کپڑوں سے نکل کر مر دک پر آئے
آخر وہ اخصا بی غنڈہ ل میں کیسے جتا ہوا تھا؟"

"ایک ایسا گیت ٹپ کر دکھا رہے ہیں نے جو
آئی و عالم پا ل ی پر گزرتا ہے کبھی نہیں بھی
خداؤں گا۔"

"وہ بیرونی چل چل پڑے تھے شاید قریب ہی کہیں
جدا تھا۔ اسی لائن کی ایک علامت کے کپڑوں میں
مڑتے ہوئے طور سے کہہ "مجھے دور بٹھیں وہی
پڑی ہیں۔ ایک آپ کو اور ایک پیسہ کو"
فکر کر کے "عمران بول۔" کار۔ کفر
تجربات میں اضافہ بھی ہو رہا ہے اس طرح اور

"اس سے حد پور کیسے بغیر خاموشی اختیار کر لی
محاورت میں داخل ہو کر وہ ایک کمرے میں
پہنچے جہاں غلو چنگ ایک کمرے سے بندھا ہوا تھا
ساتھ لیں دیکھ کر وہ جھوٹے ہونے لگے میں ہوں۔ تم
لوگ کون ہو اور مجھے یہیں ہر سوں کر رہے ہو۔"

"عمران سے خاموشی سے بخود دیکھتا رہا۔ ہر
ایک قدم آ کے پرہ کر رہے تھے میں پوچھا۔ "براہ
کامی طور پر یہاں آ کے ہو؟"

"یقیناً۔ میرے اس دماغ کو پہنچ نہیں کر
جاسکتا کاغذات موجود ہیں اور وہ جلی ہیں یہ
ہمارے سفارت خانے سے قہور کی جہاں
ہے۔"

"یوگاوا سے تمہارے کیا تعلق تھا؟"

"وہ میرا دوست تھا۔"

"میں حقیقہ تمہارے کے شمس تھے۔"

"یہ سچ ہے۔"

”مگر یہ غلط ہے تو پھر تم سے سکس قرعین سے
چوراہے پر خبا کیوں چھوڑ گئے تھے؟“

”کیا تم نے ہی سے اس بلیٹ میں دیکھا تھا؟“
”میں کیوں دیکھتا؟“

”تو پھر اس کا یہ مطلب ہوا کہ بعض احکامات تم
سکس اور اسات بھی سمجھتے رہے ہیں؟“
”کیسے احکامات؟“ نا تو چنگ چونک پر۔

”میرا ہے اس جملہ کی کو حور سے دیکھا اور لہجہ
میں کہ بولا یہ خبر سے مجھ کو وہ میں ابھی طرح چاہتا
ہوں کہ تمہارا تعلق انقلابی جماعت ”یوشو چنگ“ میں
آرٹھنا تو پیش سے سے حواپے ملک میں یک غیر ملکی
میں کے خلاف انقلاب لانا چاہتی ہے۔“
”نہیں اس سے کوئی سرکار نہ ہونا ہوتی۔“

”نا تو چنگ ایک دہ بھر تک اٹھا۔
”میں یہاں تمہاری حکومت کی رہنمائی سے
بیشب بیکار ہوں، مختصر مدت اس کام سے رہا ہوں
اور مجھے یہاں حکومت کی ذمہ داری بھر سے ملک کی
حکومت ہے۔“
”تو تمہیں یوگا وا کی موت سے صدمہ نہیں
پہنچا۔؟“

”میں یقین ہی نہیں کر سکتا۔“
”کیا تم نے لاش کی تصویر نہیں دیکھی تھی؟“
”میں اس پر یقین نہیں کر سکتا۔“
”یقین نہ کرے کی وجہ؟“

”چنگ نے اس سوال کا جواب دیا۔ اس کے
ہونٹ جھٹی سے جھپٹے ہوئے تھے اور ہاتھیں کسی سوچ
میں ڈوبی ہوئی تھیں۔

”میرا تو جھوٹی دہر بعد بولا۔ تمہاری رہنمائی کو
جس خطرے کا سامنا ہے اس سے بھی میں واقف
ہوں۔“

”اب حریہ انگلو اسی صورت میں ہو سکے گی
جب تم مجھے اپنے وارے میں بناؤ گے۔“ چنگ سے
کوئے توروں کے ساتھ ہوا۔
”میں وہی ہوں جس پر یوگا وا نے لڑی کو مسئلہ
کی تھا؟“ حوریں ہونا۔

”اب تم بناؤ کہ اس بلیٹ میں کون تھا؟“
”لیکن بعض، تاکالی نہیں ہے۔ مجھے بناؤ کہ تم
کون ہو اور ان معاملات میں کچھ نہ کہیں گے
رہے ہو؟“

”نا تو چنگ تم یہاں اس لیے نہیں آئے تھے کہ
انگلو کے لیے شرائط پیش کرو۔“
”میری رہاں نہیں مل سکتی۔“

”تم نے یوگا وا سے باہر تو مونکائے سے بھی تو
انکار دیا تھا۔“ حوریں کا بھڑکنا۔
”نا تو چنگ سے کہہ کہنے کے لیے مجھ کو لا پھر
میں سے ہوتے سمجھتی ہے۔ اس کی آنکھوں میں
دیکھیں گے تار ہے۔“

”میں نہیں چاہتا کہ تمہیں کسی بھی یا جسمانی
دیرت میں مبتلا کروں۔“ حوریں نے اس کی آنکھوں
میں دیکھتے ہوئے کہا۔

”اچھا،“ چنگ نے ہاتھ سوال کیا۔
”تمہاری جماعت کو کون سا خطرہ لاحق ہے؟“
”اس ملک کے سیکرٹ سرویس جس کے قتل کوئی
خلیے سے تم سے ملک کو نجات دلا دیا ہے۔“
”یہاں اس کا کیا سوال؟“

”دوست چنگ“ حوریں اس کے شانے پر
ہاتھ رکھ کر بولا۔ ”تم لوگوں کے۔“ اس کے کسی کام
فوں کی ہی ثابت معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی طور پر تم
میں بالکل مارے ہوئے ہو۔“ حوریں اس کے لیے ایک
ایک کر کے مارے جے ہیں۔“

”کیا مطلب؟“

”یوگا دارنڈا لا گیا۔ اس تمہاری پارٹی ہے۔“

”تمہاری پارٹی میں میری سمجھ میں نہیں آ جیسا۔“

”کیا یوگا دارنڈا ریڈ رہا؟“

”ہاں۔ ہم میں وہی سسٹم تھا۔“

”پھر وہ کس کس حکمت کی قیادت کرتا تھا؟“

”بڑے پیمانے کے حکمت کی۔“

”دو کون ہے؟“

”یوگا دارنڈا نے مجھے اس کے پاس سے مل نہیں

پائی۔“

”کیا اس پٹھان کی طرف سے کبھی نہیں بھی

حکایت ملے ہیں۔“

”نہیں کبھی۔“

”شیرا پٹا سوائی دہر آں گا کہ سنس پٹھانین کے

چور سے پرہیز کرنا۔ یہ سب ملے تھے۔“

”یوگا دارنڈا سے مجھے مطلب کیا تھا۔“

”کس سے؟“

”اس سے۔ حکمت ملے تھے۔ میں نے اس سے ملنے کی

کوشش کی۔“

”اس سے؟“

”اس سے۔ حکمت ملے تھے۔ میں نے اس سے ملنے کی

کوشش کی۔“

”اس سے؟“

”اس سے۔ حکمت ملے تھے۔ میں نے اس سے ملنے کی

کوشش کی۔“

”اس سے؟“

”اس سے۔ حکمت ملے تھے۔ میں نے اس سے ملنے کی

کوشش کی۔“

”اس سے؟“

”اس سے۔ حکمت ملے تھے۔ میں نے اس سے ملنے کی

کوشش کی۔“

”اس سے؟“

”اس سے۔ حکمت ملے تھے۔ میں نے اس سے ملنے کی

کوشش کی۔“

”اس سے؟“

”اس سے۔ حکمت ملے تھے۔ میں نے اس سے ملنے کی

کوشش کی۔“

”اس سے؟“

”اس سے۔ حکمت ملے تھے۔ میں نے اس سے ملنے کی

کوشش کی۔“

”ہاں مجھے یقین ہے۔“

”کیا یوگا دارنڈا کی سیڑ کوئی سفید فام آدمی بھی ہو سکتا

ہے؟“

”نہیں۔“

”کیوں؟“

”پارٹی کسی سفید فام آدمی پر یقین نہیں

کرتی۔“

”تو پٹھانوں کو اس بات سے کچھ نہیں کہتا؟“

”سیڑ کی طرف سے یوگا دارنڈا کو چاہئے لیکن اس کی

دورانی سے وہ جانتی ہے۔“

”مقصود؟“

”یوگا دارنڈا نے مجھے نہیں بتایا۔“

”وہ نہ جانتا ہے۔“

”کیوں؟“

”اس کا علم بھی یوگا دارنڈا کو تھا۔“

”یوگا دارنڈا کو؟“

”اس سے اس دن بعد وہ اس دن کو اپنی

حکمت کی۔“

”کیا مطلب؟“

”میں انھیں سے واقف نہیں ہوں۔“

”تو کہہ کیا حکمت اس دن پٹھانوں کی بھی اسی طرح

تھی؟“

”نہیں۔“

”کیوں؟“

”اس سے اس دن بعد وہ اس دن کو اپنی

حکمت کی۔“

”کیا مطلب؟“

”میں انھیں سے واقف نہیں ہوں۔“

”تو کہہ کیا حکمت اس دن پٹھانوں کی بھی اسی طرح

تھی؟“

”نہیں۔“

”کیوں؟“

”اس سے اس دن بعد وہ اس دن کو اپنی

حکمت کی۔“

”کیا مطلب؟“

”میں انھیں سے واقف نہیں ہوں۔“

”تو کہہ کیا حکمت اس دن پٹھانوں کی بھی اسی طرح

تھی؟“

”نہیں۔“

”کیوں؟“

”لڑی کی، کچھ بھال سے ہے لڑی، میں
مقرر تھی“

”اور جی کاوا کہیں رہتا تھا؟“
”کبھی لڑی کے ساتھ اور کبھی کسی دور کے
ساتھ۔“

”ابھی اب میرا رام کرو۔“

”انت تم ستر ہو کون؟“

”میں اپنے کئی دو مین کا وفادار ہوں، عمران
جور۔“ تم جس کی پروا نہ کرو۔ ایک بات اور خاک
بہا تمہیں احکامات مگر بری زبان میں ملے

جیں

”میں رتوں رہاں میں۔“

”اور مجھے بھی تمہارا لہجہ ملتا ہے۔“

”بھئی؟“

”نیکن جھپٹیں یہیں کر حیرت ہوگی کہ یوگا وا کو
اس قلب سے ایک سفید فام آدمی دوسرے علاقے
کی ایک عمارت میں لے گیا تھا اور پھر اسی عمارت
میں یوگا وا کی لاش پائی گئی۔“

”میرے لیے یہ بات یقیناً حیرت انگیز ہے۔“
”جھپٹیں یہاں کول تھیں نہیں ہوگی۔“

”تو کیا میں خود کو قیدی سمجھوں؟“
”نی اٹھیں۔“ یوگا وا کا کمال میرے ملک میں

ہوا تھا ہے۔“

”میں میں نہیں کر سکتا۔“

☆ ☆ ☆

کچھ دیر بعد عمران اور صندوق پر راک پ نظر
”سے۔ وہاں آہستہ آہستہ چلتے ہوئے وہی عمارت
کی طرف بڑھ رہے تھے جہاں لڑی اور جوف کو
پھونڈا تھا۔“

اب کیا ارادہ ہے۔“ صندوق پر چڑھیں۔

”لڑی کو کھل جانے کا موقع دے کر اس کا

خاقب کچھ جانتے۔“ عمران بولا۔

”ابھی کیا ہے؟“

”میرا خیال ہے کہ وہ نوک اس انکلا بیوں کے
ساتھ لڑی کو لگی دھوکا دے رہے ہیں۔ اس نوک کی
نگرانی لڑی سے کرتے رہے ہیں اور لڑی کی نگرانی
اس نوکوں سے۔“

”لیکن لڑی کیوں لوگرنے کا مقصد یہاں ہو سکتا ہے؟“
”جو میرے ساتھ گئی تھی اس کا اس مہم کیوری
چکے اس بات کا بھی دیکھ لیں۔“
”آخر ہے کیا چکر؟“

”بھئی تو دیکھنا ہے۔ وہ پے یوگا وا اور اس کے
ساتھیوں کا مقصد تو صاف ہو گیا اس کے ساتھ کسی
سفید فام آدمی کا پایا جانا اور پھر اس کا کل اسی مقصد
کی طرف اشارہ رہتا ہے کہ اقتصادوں غلبہ سے ملک
کی حکمران سرس اس نوکوں کا ستر کر رہی ہے۔“

”لیکن یہاں ہمارے ملک جک ہیں۔“

”جہاں بھی موقع ملے، وہی پائسی ہے۔“

”ہاں آپ کسی ڈانر مودے کا بھل
درا کر رہے تھے۔“

”صفر نے جو نیل خون ٹھہری کر یا تھا وہ
ڈانر مودے کا ہے۔“

”یہ کون ہے؟“

”ڈانر مودے کا فراموشی ہے۔
بہت عرصہ سے یہاں ختم ہے اور مقامی لڑی
بلوچوں پر یسراج کر رہا ہے۔“

”وہ اس عمارت کے قریب پہنچ کر رہ گئے۔“

”عمر اس بولا۔“ اب جھپٹیں لڑی پر نگر رکھتی ہے اور
بھی ایڈفٹی ہی میں ختم تھی۔ تم لو اس کا کردار یہودی
چکے ہو میرا خیال ہے کہ وہ یہاں سے نکل سکیں
جس کا نکلنے کی بھی فوج کا پس ٹیپ کرنے کی
کوشش کرنا۔“

پھر وہ اس سے لڑا جس سے بھڑک کر رات کے دروازے پر
 یہاں جوڑا لڑی چلی کر ایک دوسرے کو پر
 بھڑک کر رہے تھے۔ کبھی کبھی خبریں نہیں تھیں کہ
 کمرے میں ان کے علاوہ دوسری بھی موجود ہے،
 دلچسپی میں چلی کر بولا: "میں تم دونوں کو نکال
 باہر کروں گا کچھ"۔ دونوں خاموش ہو کر اس کی
 طرف متوجہ ہو گئے۔

"شادی سے پہلے غل چاڑھ جانے کی چارٹ
 نہیں ہے سکا۔ عمر اس انہیں گھوسا دھا کر دلا۔
 "میں ہرگز اس سے شادی نہیں کروں گا
 باس۔"

"کیوں؟" عمر نے سچے سچ پوچھا۔
 "بڑی دیر سے گالیاں دے رہی ہے اب اگر تمہارے
 خیال سے تو کروں مرد زنی۔"

شادی کے بعد میری حیاں نہ رکھتا
 لڑی پھر اٹلی پڑی "ایک سانس میں نہ جائے کیا
 یہ کہہ گئی تھی۔ اچانک عمر اس "چچا" کی حیا
 تم دونوں یہاں سے نکلو۔ میری نظروں سے دور
 ہو جاؤ۔"

"ب۔ باس۔" جوڑا بکھڑا ہوا۔
 "چچے چاچا؟" عمر اس نے سے جدا کرنے کی
 طرف دھکا دیا اور گھونسا جان کر لڑی کی طرف بھڑکا۔
 تو صبر نہ رکھ سکی اور دونوں کو نکال باہر کیا۔ لڑی
 بھی اسے اسے کرتی رہ گئی۔

تقریباً چودہ سٹہ بعد عمر نے پاؤں اٹک تو لڑی
 رات سے میں دیوار سے لگی گھڑی نظر کی نظر
 جوڑا کا کبھی ہوتا تھا۔

"تم کبھی ہو گئی تھ" عمر ان خیریاں
 "اس حال میں کہیں حیاں" لڑی مدہائی ہو کر
 ب۔ "تمہارا تو کچھ پائیں چلا کہ کیا چاہتے ہو؟"
 "تمہارا رات کو نہیں کال کیا اصراف صاف

کمرہ ہاتھ لگا کر چھین اس شب ہر نئے سچ سے شادی
 کر رہی ہے۔"

"دوسری تمہارا چل گیا ہے۔ میں اس سے
 شادی کروں گی؟"

"تیار رہا ہے۔ سو بھی تو کر رہی ہے۔" لڑی
 خاموش رہی۔ اس سینیٹ میں کچھ نہیں سنا
 چلتی میں سے، بھی کبھی میرے قاتلوں کام نہیں کیا
 مجھے شوق سے ایک میل کر۔

عمر اس بھڑکی۔ بے تک بکھڑا ہوا، پھر مر رہا کر
 بولا۔ "آج ہی بات ہے اندر" بھاؤ اب میں نہیں رہا
 رہنے کے کر سکھاؤں گا؟"

"میری دلدگی اسی میں سے کہ تم خاموش رہو۔"
 دونوں بکھڑا ہو گئے۔

"کیا آج کل تم کوئی دوا استعمال کرتی ہو؟"
 عمر اس نے اس پوچھا۔

"کیا مطلب؟" دو چٹک کر اس کی طرف
 مڑی۔

"تیرا خیال ہے کہ تم کوئی ناخوشاں متہاں کر رہی ہو؟"
 چھین کبھی پوچھا؟"

عمر اس نے کی بکھڑی اور ٹاکٹ اس سے
 کر۔ "بڑی عجیب بات ہوئی باس۔ اس میں
 سے آج کی لڑیوں پر تحقیق کرنے دے کوئی۔ کوئی
 حیرت انگیز دوسرا بناتے ہیں، ایسی جو سوتے ہ
 تک جوں رکھ سکے؟"

لڑی میں پڑی اور بولی۔ "تمہارا دوسرا نکل
 دست ہے اور کہ ایک ہی عرق بناتے ہیں
 کامیاب ہو گئے ہیں۔ آج ہی حیرت انگیز تو ابھی
 بڑھ رہے ہیں صرف میں۔ مسلسل استغفار رہے سے
 کا پاپٹ جاتی ہے۔"

"اور ہم کبھی اس سے استغفار کریں۔ ہو۔"
 تمہاری کا پاپٹ میں بھی دیکھ رہی ہیں؟"

”تم یہ سناؤ۔ تمہیں اس کا علم کیوں کر ہوا؟
وہ خطر بار اٹھا۔ میں بولی۔ اس کا علم تو یہ کارا کو بھی
سنبھل گیا۔“

”کسی نہ کسی کو تو علم ہو گا۔ لی“
”صرف یہ جانتا ہے۔ بہتر ہے۔“
”کیا یہ ٹانگ نہیں راکھ سوتا۔ سے سے لا“

”تھوڑا؟“
”میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ میں نے شج ٹانگ
سودرے ہوئے۔ کبھی بہتر ہے اس کا مستند حاصل
ہے۔ اسی سے مجھے انٹرنیٹ ٹانگ کرے۔ کے سے سنے
تھے۔ دور یہ ٹانگ بھی اسی نے دیا تھا۔ کیا تم نے
سفر سے آجنگ (جھوڑا) دیکھا ہے؟“
”ابھی تو نہیں۔ اس کے لیے مجھے تسمانی سوت
فلائیڈ لار ٹانگ ہے گا۔“

”پامفلٹ؟“
”شج سے ٹانگ دس دس بند۔ وہ تمہیں بھی
گرا۔ لی خوشی شروع کر دیں گے۔
کہ نہیں جانتے ہو؟ وہ بھلائے ہوئے لکھ
میں ہوں۔“

”وہ رودری کی عمریں کیا کرتے تھے اور سے
میں آج بچے تھے جاتی ہو پوسٹ۔ ٹانگی روپٹ
سے یہ بتایا ہے؟“

”بھئی۔ میں نہیں جانتی۔“
”جے جی اس کا پھٹ کہ تھا اور وہ مرنے
تھی۔“

”سنبھلی۔ نہیں۔ میرے ساتھ ایسا نہیں
ہو سکتا۔ وہ وہ ہم میں سے کون بھی میں سے
سودرے ہوئے ہوگی میں بھی نہیں دیکھا۔“
”اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔“
”تم خراہو اور سارے ہو؟“
”لاؤ لگاؤ اور ٹانگ۔“

”جی سے بلاؤز کے گریون میں اٹھ رہی کر
نیچے رنگ کے شیشے کا ٹیکہ۔ ٹوب ٹکانا اور عمر اس کی
طرف بڑھا دیا۔ ٹوب میں کھلی سیوا ملا رہا اور
ٹوب۔ وہاں حالی ہو چکا تھا۔“
”اور اب تم باہر چلنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔“

”مران سے کہ
”یہاں پتہ نہیں کہ تم کہا رہ رہے ہو۔ تم نے
مجھے یہاں کال دی تھی۔ کہ میں چلی جاتی تو
”میرا اس سے میں دیتی رہتی ہیں! جلدی کرو۔
”کہاں سے چلو گے؟“
”میں ٹانگ ٹیک پک پک کر اؤں گا!
”تم نے مجھے یہاں روکا ہے؟“ لڑکی چلی
”موتی آواز میں ہوں۔“ لڑکی وہ مجھے یہاں مارا۔
”چاہے گا۔“
”کر تمہیں مجھ پر تھا۔ میں ہے تو چلتی پھرتی

”نظر آو
”میں وہ پہلے ہی نہیں ہر حال پنا تھا۔ پھر خیاں
”یہ حواہنگ۔“ یہاں وہ نہی صاف نہیں ہو۔“

”اچھی چپ۔“ کہانی چلتے ہو ٹانگی سے کہا اور
”تھکے تھکے سے ہمارا میں اپنی پریم جیہ تھی۔
”دھری صبح لڑکی کی ٹانگہ لڑکی سے ہی کہ وہ نہیں
پتائی میں کھلی تھی جہاں وہ پہلے منظم تھی۔ وہ تھیں
ظہور سے چاروں طرف دیکھنے لگی۔ اسے ابھی
ہم راج یاد تھا کہ وہ عمران کے ساتھ میڈیکل چیک
اپنے اپنے کے لیے رہ رہی تھی اور پھر شاید اسے
گاڑی لگی میں نہیں لگتی۔“

”اور اب آٹھ کھلی تو یہاں۔“ لڑکی میرا ٹانگ
”چیک اپ تو رہی کہا تھا۔ سے ابھی۔ باقی کہ
”یہاں سے ہی ہو چکا وہ یہاں کیسے چنگ۔“
”پھر سے رودری سے متعلق عمریں کی متعلقہ
”تھی۔ تو کیا جی جی اس کا بھی کسی ایسا مہم ہوئے وہاں

تھا۔ اس خیال سے دل کی وجہ کی تیز جھڑپ ہو گئی۔ سے
پیلے رنگ کا وہ خوبصورت یاں ہوا۔ جو عمر ان سے اس سے بڑا
تھا اور پھر وہ اپنی شہین بیا تھا۔ محمودی دیکھ کر وہ نے
حسن حرکت پڑی رہی۔ پھر اٹھی اور ہر دو زار سے
رابطہ قائم کر کے تاشیرتہ حبیب کہا

پیارا اور محبوب

۱۔ چاند سے پیار کرو کیونکہ یہ محبوب کے
۲۔ سب سے محبوب ہے۔
۳۔ کتب سے پیار کرو کیونکہ یہ محبوب
۴۔ سب سے محبوب ہے۔
۵۔ کاجل سے پیار کرو کیونکہ یہ محبوب کی
۶۔ نگاہوں کا ریو ہے۔
۷۔ ستم سے پیار کرو کیونکہ یہ محبوب کی
۸۔ صفت ہے۔
۹۔ خوشی سے پیار کرو کیونکہ یہ محبوب کے
۱۰۔ چہرے پر ہمیشہ لگتا ہے۔
۱۱۔ غم سے پیار کرو کیونکہ یہ محبوب کی
۱۲۔

(15/10/11)

”نیکم۔ اس کے قریب اسے چمک دیکھو
پتھر سے“

۲۹. ٹیکہ ہے؟ اچھا رکھو یا بلی کے کراؤں پر

کرہ خضر گیا رہی، ایک آلی بات چک مقیم ہے۔
 جہری کاں کا جواب نہیں دے دیا وہاں سو ہوا
 نہیں جہ معلوم کر کے مجھے مطلع کرو۔"

”میں یہ کہہ رہی تھی کہ ایک غلطی ہو گئی ہے۔“

”اس کا گھڑا میں صحرانحویہ کہیں کر گیا“

۱۰۰

11

"تو کل تک تم نے وہ بات کی سوال ہی نہ کی۔"

۴۔ کل استغفار کیا کرو:

"دوران میں کی دن بھر تو نہیں دوا؟"
"نہیں۔"

"پابندی سے ایک دن استعمال کرنا چاہیے
نکتے دن ہو چکے ہیں؟"
"کل دسویں دن تھا۔"

"وہ دن اور استعمال کرنا ہے۔ تم فکر نہ کرو۔
میں آج ہی تمہارے لیے دینا کر دیں گا۔"
"شکر یہ لگوں گی۔ اور پتہ؟"

"تم گیارہ میسر کے حوالے سے؟ تو چنگ سے
مل بھی سکتی ہو اور آپ تمہیں یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ
اس کے مزے تھے سا بھی یہاں منجم ہیں۔"

"جی بات ہے۔" "تو آئی ہے جا اور دوسری
طرف سے سسٹم منتقل ہو۔ کی آواز سن کر
رہیورو کھڑا۔" اس کا چہرہ سینے میں ڈوبا ہوا تھا۔

وہ بڑی جھڑی سے دھڑک رہا تھا۔ اب محسوس
کر رہی تھی جیسے غروہوں نے اپنے گھر کے یہاں
تنگ بچکی ہو۔

پتہ سے باہر نکلی تو ایریڈکا جیسے ہی بڑی قوت
سے زمین پر پڑ رہے ہوں۔ "تو چھٹا یہ لوگ سے

کسی تجربے کی جیسے چڑھا رہے تھے۔ "نکتے"
اس کے سینے میں غم کا لاوا اٹل چڑا

شاید وہ دماغ کی تہہ پہنچا تھا۔ وہ سوچتی رہی
دروہ کی گھرائی اسی تجربے کے طے ہیں کرائی
جا رہی تھی۔ جو آواز کے مارے جانے کا سے غم نہیں تھا
نہیں دروہی تو سیدہ ظامی تھی اسی کی طرح جو روہین
تھی پتہ نہیں تھا اس کا کہ تمام ہو۔ سطر سے
نے اس ناک کی دس خود نہیں آج ہی میرا کرے گا
دھڑک کر تھا آگ تھا نہ ہو۔ "دروہی ایک دس لکے
کی موت مر جائے"

کسی نہ کی طرح اپنے کمرے میں پہنچی اور بستر

پر گرئی اس پر چکر مارا تھا۔ ذرا ہی دیر میں اس ڈوٹا ہوا
ٹکڑے ہوئے ٹکا۔ تو کیا وہ بھی دروہی ہی کی طرح سر
جانے کی کیا کچھ لوگ اس کی گراں بھی کر رہے
ہوں گے۔ اسے بھی کراہنے کے درپے ہوں گے۔
اسے کیا کرنا چاہئے نہیں، وہ اس طرح آپسی سے
نہیں مر جائے گی!

ستر سے اٹھ کر لوں کے تریب آئی۔ رہیورو
تھا، اور آپہنر سے کہا کہ وہ رام سر گیا رہا سے رابطہ
چاہتی ہے!

تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے کسی قسم کی
لہان آواز آئی! یہ نہیں اس سے کچھ کہا تھا کہ ہاتھ
"کیا بات ہے۔ تم کیا کہہ رہے ہو؟"
"کون ہے؟"

"میں لڑکاوا کی دوست ہوں۔ دو دن سے اس
کی تلاش میں ہوں۔ اس نے مجھے بتایا کہ تم بھی
یہاں ہی میں رہتے ہو۔ کیا نام ہے تمہارا؟"
"کراو کے ساتھ کہا گیا۔" "تو چنگ"

"ہاں اس نے تمہی نام بتایا تھا۔۔۔ ہو سکتا ہے
اس نے تم سے میرا بھی ذکر کیا ہو۔ میں اسے فائدہ
ہوں۔"

"تم کوئی بھی ہو۔ خدا کے لیے میرے پاس
آ جاؤ۔ میرا دھڑا دھڑا علاج ہو چکا ہے۔ ستر سے اٹھ
نہیں سکتا۔ گروہوں میں رہنے نہ سکتا تو میں تم سے گفتگو
نہ کر سکتا۔ کبھی بھتی بھتی
"میں آ رہی ہوں! لڑکی نے کہا کہ

رہیورو کھڑا۔
پھر وہ باہر نکلی اور وہ سر گیا رہی طرف ہاں چڑی
چند منٹ کھڑے تھی۔ آواز کھل گیا تھا۔ وہ اندر
داخل ہوئی اس سے ہی ایک جا پہلی ستر پر بیٹھا چڑا تھا
اس نے اٹھ کر ہوتے ہی اس نے مردن کھائی!
"مر۔۔۔ میں اس پر بیٹھن میں بھی نہیں ہوں

کہ خود سے کسی کے فخر و اہل کرتوں اس نے
کا پتھر چھوڑا، ہاتھ میں کتا لے لوگوں نے پائیں کیں
فہم کا انگلیش دیا تھا کہ میری پائیں مفلوج ہو کر رہ گئی
ہیں۔
"تو کتنے لوگوں نے "؟ لڑی تے مضطرب
انہوں میں پوچھا۔

”ہاں۔۔۔ وہ لوگ مجھے یہی بارگاہ ہے
تھے کہ وہاں نقل کرتا تھا۔“
”جیسے کس سے نقل کیا۔“
”مجھے جیسے نہیں ہے۔ پڑھیں وہ کون ہیں اور
کیا کرتے ہیں۔“

"نہیں، عداوت نہیں یہ تمہاری رشتہ جو" دوسری طرف سے آواز آئی۔ "یہ مجھے بعد پھر رنگ دینا؟"

لڑکی نے دوسری طرف سے سیدھے منتقل ہونے کی آواز سن کر سیدھے کچھ دیر بعد وہاں سے مرزا گئی۔ لیکن اسے وہ ہمارے کچھ ہی کی طرف چٹ جانا تھا کہ میں نے خود ہی بھر ہی منہ نہ مل گئے۔ دوسری طرف سے ہنسنے کی نکل آواز آئی!

"مجھے مشورہ پائے" لڑکی بولی۔
 "کیا کیا ہے؟" ہنسنے کے لمحے میں
 "دیکھو، وہاں سے معلوم ہو جائے گی کہ وہ صوفی
 بتائے گا اور کٹر جنگ فرصت میں پائیس کو مطلع
 کر دے گا۔"

"جسم میں جائے تمہیں کیوں لگے؟"
 "مگر مطلب مسئلہ ہے" لڑکی بولی۔ "پائیس
 اس سے یوں کہیں پوچھنے کی اور وہ مجھے ہکا بکا کی
 دوست کی حیثیت سے پیش کر دے گا۔ یہاں میں
 اس طرح شکاری میں پڑھاؤں گی۔"

"ہاں یہ بات تو ہے"
 "تو پھر مجھے کیا کرنا چاہئے؟"
 "اچھا تو تم سے کی طرح یہاں سے آؤ؟"

"کیا ہاں؟"
 "تمہیں سے نہیں اس کی رٹ ہے ہمارے میں
 یہ کہ جس معلوم مشہور ایک سمت ہوا کرو۔"

دوسرے بیوروں کا سے لگا کے کھڑی رہی اساتذہ ہی
 کہہ لی ہوئی نظر میں باج بھی ڈالتی چلائی گئی۔
 صوفی اور بعد آواز آئی۔ "تم سے سبکس ایک
 روز سے چلا۔ کچھ دیر بعد ایک ٹیپے رنگ کی رہی

بلٹی پہنچی۔ چہ دانہ رو سے کہنا۔ وہ اس طرح کا
 نظام کرو سکا۔
 اور کچھ لڑکی نے پوچھا۔

"نہیں، جاؤ اور انتظار کرو، اسی عمارت میں
 تمہارا ٹانک بھی مل جائے گا۔ پٹنگی سے نا تو پٹک
 کا حساب صاف کیا جاتا۔"
 لڑکی ہنسنے لگی کر پھر نا تو پٹک کے کمرے
 میں پہنچی۔ وہ پہلے ہی کی طرح چٹ پڑا کر
 چار ہاتھ!

"میں تمہیں یہاں سے سے پہلے کی؟" اس
 نے کہا۔
 "کہاں سے چلاؤ گی؟"
 "کسی محفوظ جگہ۔" وہ گرا کر سے پڑ
 پوچھتی لڑکی کر دے گی۔"

"ہاں۔" مجھے پھر کہیں دیر ہی پڑے گی
 تم بہت کھدار معلوم ہوئی ہو۔ کیا پوچھنا کی بہت
 اچھی دوست ہو۔
 "ہم رات سے بھی آگے پڑھ گئے ہیں۔" وہ جگہ
 گیر آواز میں بولی۔

کچھ دیر خاموشی رہی۔ پھر لڑکی نے کہا۔ "نہیں
 اس طرح کا انتظام کر کے جاری ہوں اور یہاں کا
 حساب صاف کیے بغیر وہ نہیں چاہے نہ دیں گے۔"
 "صاف ہے بولی کرو۔" نا تو پٹک کر رہا۔
 "میرے پر اس ملک کا ہی دلم موجود ہے۔"
 "دیکھئے کے اندر اندر دو ہنسنے کی نکل ہوئی
 عمارت میں منتقل ہو گئے۔"

ایک عیر کی ڈنڈے ہاتھ پٹک کا ساتھ کیا اور
 چلا گیا تھوڑی دیر بعد دوسرا آیا اور اس نے ایک
 آپکیشن دے کر مکمل آرام کی کیا کی؟
 پھر کچھ۔ بعد دوسرے کمرے میں لوہا کی تختی

تھی۔ لڑی نے کاپی رائٹ سو کی تھی 'دوسری طرف سے
سفر سے کی آواز آئی۔ تم نے اس کے ساتھیوں کا پتہ
لگایا۔"

"ابھی تکس۔ جلد پاری ٹھیک نہیں۔
"وقت بھرنے کو۔ پھر ٹھیک کرے گا۔
اس جانی کو بچاؤ۔
"اگر وہ لوگ ایسے ہی ہیں تو پھر تم تب بھی اوتا
رہا ہو گا۔"

میں معلوم کرے کے لیے تو تمہیں اس
محارت میں محفل کیا گیا ہے۔
"تو پھر کیا رہا؟"

"ابھی تک کوئی سکی رپورٹ نہیں ملی لیکن اب تم
اس محارت تک مجھ پر دیر لگاؤ۔
"اور میرا کیا تک؟"

"وہ تمہیں کچھ پر محفل چاہئے گا۔"
میں کے بعد مسئلہ مستطیع ہونے کی آواز میں کر
تھی تے بھی رہیں اور رکھ دیا۔ اس کا تھکا ہوا
دانتوں میں آیا ہو تھا۔ بیٹھائی پر ٹھیک نہیں۔ پھر
وہ تو پگ۔ لے کر سے میں آئی اور وہ دروازے کی
طرف اشارہ کر کے عجیب آواز میں بولا۔ وہ پگ
کسی نے تجھے سے اعتراف کر لیا تھا۔ وہ۔"

تھی کو وہ آواز سے کے قریب برادریں رنگ کا
یک لفظ پر نظر۔ وہ کے بڑی اور بھلے کر سے
انہما کیا۔ اس نے پر صرف "تھی" تو تھا اس سے
بڑی ہے صبری سے استفادہ چاک کیا۔ اس میں سے کی
پر ہے برتے ہوئے۔ ایک لمحہ بھی تھا۔
"تھی۔"

"تمہاری سب سے بڑی کے دوران میں ایک
میز بیکل کی پھر تم نے تمہارے جتنی معاذ کیا تھا۔
رپورٹ بھیج کر دیا۔ اس سے غور سے دیکھو اگر وہ

رہے تو اب اس ٹانگ کا ایک ٹکڑا بھی اپنے جسم
میں داخل ہو سکتا۔ اگر اس میں اس دن، تم
اس کا استعمال جاری رکھیں تو تمہارے بھی وہی حشر ہو گا
جو درمی جا ہوا تھا۔ اس سے کچھ مشورے ہو گئے
تھیں۔ میں سے اس کے عمل شروع کر دو۔ میں براہ آری
ضرور ہوں لیکن اتنا بھی نہیں کہ ان کی زندگی کی جی
ظہروں میں کوئی وقعت نہ ہو۔ جن کے لیے کم کام
"ہیں۔ وہ ابے جسم میں انہیں صرف کام
سے کام ہے۔ تمہاری زندگی مگر ان کے کسی
تجربے کی بھلے چھوڑ جائے تو اس کی کامیابی کی
انہیں سرت ہوگی۔ میں نے تمہیں آگاہ کر دیا ہے
اب کم جاؤ۔ اس سانس کا وقت کو دیکھ کر دور
ہٹ کر رہنا۔ یہی تمہارے حق میں بہتر ہو گا
وہ۔"

تھی اس کرے سے ٹھیک کر دوسرے کرے
میں تھی۔ اور میں ٹھیک رپورٹ دیکھنے لگی۔ اس نے
آخر میں ہدایت کی گئی کہ اسے باؤ سے دیا اور ہندو
میں پانی پیتے رہتا چاہیے۔ کچھ اور ہدایت بھی
تھیں۔ انہیں نظریں کر پتے کے بعد اس سے ان
کاغذات لکھا۔

سب سے عجیب سا طریقہ ان محسوس کر رہی تھی۔ وہ تو
پگ کے کرے میں آ کر اس سے پوچھتا تھا کہ کی
تجربہ کی ضرورت نہ تھی۔

"نہیں ٹھیک نہیں۔ یہ سہارا انسان بھی نہ
بھولوں گے۔ اس سے کوئی چیز آواز نہیں تھا۔
"کی تمہارے اور کوئی راستہ یہاں نہیں
سے تھی لے پوچھیں اس سے تھی۔ وہ
سوال کا جواب نہ دیا۔

"تم نے سوچے تھے۔ مجھے بتاؤ اس سے تم
تک لاسے کی کوشش میں کی یا

"تم جھوٹے ہو۔ میری اطلاع کے مطابق
پارے گیادھوہر کی تلاش میں آئے تھے۔"
"حق۔ تو یہ سچ ہے کہ تم بے یوگا داکو مار
لاؤ۔"

"ہاں بیگم ہے۔ لیکن صرف تمہیں وعدہ رہا
جائے گا اس شرط پر کہ بے یوگا داکو کی نشان
دہی کرو۔"

"میرے ضد۔ اتنا تو چنگ کے قلعے سے
عجیب سی آوازیں نکلے لگیں ہیں معلوم ہوتا تھا جیسے
تو ت کو بائی ہی نکھو بیٹھا ہوا
دھونک خاموشی گھڑ رہی ہے۔

"استہ ایستہ اتنا تو چنگ کی آواز دیتی تھی اس
دوران میں ہمارے غر۔"

"اب تم سب بھڑکی کا ڈھونگ کر کے لپک تمہیں
زبان نکھوئی ہی پڑے گی۔"

"میں بے بھڑکی کا ڈھونگ نہیں کروں گا۔ اتنا
چنگ نے اپنی آواز پر قابو پاتے ہوئے سکون سے
میں کہہ کر سے کہے یہ تیار ہیں۔"

"اسے دھکی نہ سمجھا۔ یوگا دھوہر ہی ہے
مارا گید اس سے بقیہ دھکی کا پھر جانے سے انکار
کر دیا۔"

"تو مجھے بھی مارا لو۔ کیا وہ دھوہر کی قسم تم میری
زبان سے نکھوئی۔ میں سکے گا۔"

ہم نے نے جیب سے ایک بڑا سا چاقو نکالا
اور جب اسے نکھو تو اس کی کڑکڑاہٹ کمرے کی
خاموشی ختم ہو گئی۔

لڑی نے یوگا دھوہر کی قسم کر لی تھی۔ اسے
یوگا دھوہر کی قسموں سے ہوا تھا۔ اسے ایسا محسوس ہوا
تھا جیسے زمین تل رہی ہو۔ اس مظلوم آدمی کو مار کر
رہنے کا تصور بھی اس کے لیے اذیت ناک تھا۔

"جیادھوہر" ہمارے کسی خوشامد دوست کی طرح
میری اور لڑی کے آنکھیں کھول دیں۔ اتنا تو چنگ
بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔

دلکش ہمارے نے اپنے ساتھی سے کہا۔ اسے
درا کر رہنے میں میری مدد کرو۔"

تھک ہی وقت تیسرا آدمی اندر داخل ہو کر
بولا۔ مجھے شہ ہے کہ تم باپ کچھ آدمی پیچھے ہارنے
ہیں۔"

"جیادھوہر" دیکھو "ہمارے نے اپنے ساتھی
سے کہا اور دونوں باہر چلے گئے۔

پھر ہمارے لڑی کی طرف مڑا۔ نکلا ہوا چاقو
سب کی اس کے ہاتھ میں تھا۔

"یہ خون تک تو نہیں پہنچ سکا تھا۔ اس سے لڑی
سے پوچھا۔

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔" وہ قسم کھانے لگا
ہوئی۔ "خود سے کڑکٹ تک تو لے نہیں سکا اور پھر
میں اس وقت سے اسے تک اس کی گھڑی کرتی رہی
ہوں۔"

"میں بھول رہی ہوں اتنا تو چنگ نہیں کر رہا۔
"جیادھوہر" آگے کھینے کے لیے یہاں سے ہٹ گیا
تھیں اور وہ دونوں ہی تیزی سے اس کی طرف
مڑے۔

"اسے لڑی اپنی چوٹی
اتنا تو چنگ کی بجائے سے طرآن نکھو رہا تھا اس بار
اور پھر وہ اپنی کڑکڑاہٹ گیا۔

"چاقو زمین پر ڈالا دو" اس نے راجا کو مارنے کا
اس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی وہ
دو واڑے کی طرف بھی بڑھتا چلا جا رہا تھا۔
دو واڑے کو پھٹ کر کے وہ پھر ہمارے سے بھاگا۔
"تم نے ابھی تک چاقو نہیں چھوڑا۔"

سے کہا۔

"اچھی بات ہے تھوڑی دیر آرام نہ کرو۔"

پھر ٹری نے دیکھا کہ وہ اسے چھوڑ کر دوڑ بھاگ گیا!

"تم کیا کھل تو نہیں ہو گئے؟" وہ پوچھا کر بولی۔

"سب ٹھیک ہے" عمران نے احتیاط انداز

میں کہا۔ اور پیچھے ہٹتے ہوئے دیوار سے جھٹکا!

پھر جیسے ہی سطرے نے اٹھ کر ٹری کی طرف

بھاگ لگائی۔ عمران نے کوئی چیز اس کی طرف چھینکی

دور وہ دم سے فرش پر جا رہا۔ غائب ٹری سے چاقو

وہ ابورہجمن لینے ہی کے لیے اس کی طرف جھینا تھا

۔ سطرے نے وہ بارہا اٹھنے کی کوشش کی لیکن اب یہ

نا ممکن تھا کیوں کہ اس کی دونوں ٹانگیں ایک جگہ ہی

اور کے پھنسے میں پڑ گئی تھیں۔ جس کا دوسرا سرا

عمران کے ہاتھوں میں تھا

دور وہ پربہ ستور نہیں پڑ رہی تھیں!

پھر ٹری نے دیکھا کہ سطرے کی جدوجہد اس

کے لیے حریف میٹیش لارہی ہے جب بھی وہ اٹھنے

کی کوشش کرتا۔ عمران اس ڈرور کوڑھیل دے کر اس

طرح گردش دیا کہ وہ سطرے کے گرد لپٹی چلی

جائی۔ اس طرح دیکھتے ہی دیکھتے اس کا پرور جسم اس

ڈور میں لپٹ کر رہ گیا۔ آخر میں عمران نے اسے کسی

بندل کی طرح تھپیٹ کر ایک کنارے ڈال دیا اور

ٹری سے بولا۔ "اب تم زرا میرے لیے ایک کپ

کافی بنالادو اتنے میں میں ان دونوں کو بھی پیک کے

دیتا ہوں۔"

"ٹری گھبرا تو بچتا ہے کی" سطرے سے دعاؤں۔

"بہت طاقتور ہوں؟" عمران ٹری کے بولنے

سے پہلے بول پڑا۔ اگر اس ڈور کو توڑ کر دکھاؤ تو

تمہارے لیے بھی ایک کپ کافی بنادوں گا!"

"ششاپ!" سطرے پھر دعاؤں۔

"اور تم میرے لیے دس خودائیں؟ تک کی

لائے ہو۔" ٹری مسکراتے ہوئے اسے انداز میں

بولی۔

"کیا سچ کچھ تیرا مارا غراب ہو گیا ہے؟"

عمران انہیں وہیں چھوڑ کر بائیں جانب اسے

دور وہ اسے گزرا جلا گیا۔

"تھوڑی دیر تو کھائی؟" ٹری نے بے غوریت

لہجے میں پوچھا۔

"میں نہیں جانتا۔"

"تم نے یہ تو سوچا ہوتا کہ وہ بھی انہوں ہی

میں سے تھی۔"

"تم بہکانی مٹی ہو۔۔۔ میں اچھی طرح

سمجھتا ہوں!"

اسنے میں دوسری طرف سے ایسی آوازیں

آنے لگیں، جیسے کچھ لوگ انہیں میں گھرا گئے ہوں۔

دور وہ اسے برسر میں پڑی بند ہو گئی تھیں!

ٹری بلی بھر کے لیے دوسرے متوجہ ہوئی۔ دوسرے

کر بولی۔ "اب وہ ان دونوں کو ٹھیک کر رہا ہے۔ بلا کا

آدی ہے اور ہاں شاید تمہیں یہ معلوم ہو کہ یہ وہی

آدی ہے؟"

"کوئی نا؟"

"جس پر یہ کھانا نے مجھے مسلما کیا تھا!"

"اوہ۔۔۔۔۔!"

"اور یہ تو تم دیکھ ہی چکے ہو کہ وہ کس طرح ہاتھ

چنگ سے عمران میں گیا تھا!"

"ٹری تم اپنے ملک سے غداری کر رہی ہو۔

ہوش میں آؤ۔"

"لعنت ہے تم پر اور تمہارے ملک پر۔ میں اہل

توہین سمجھتی ہوں رشتوں کی اس بستی کی ہاشدہ

کہا نے میں!"

"میں... ہمسفر سے دعا کروں
تھو... تیری نے اس کے منہ پر تھوکتے
ہوئے ایک ٹھوکر بھی رسید کی اور ہمسفر نے کی زبان
سے گالیوں کا طوفان اٹھانے لگا۔

"ویل ان لا عمران بائیں جانب والے
دروازے سے اندر داخل ہوتا ہوا ہوا۔ "اب میں
تمہاری شادی اس کلوٹے سے چرگز نہیں کروں گا۔"
"پھر آگے بڑھ کر وہ دروازہ کھولا جس پر باہر
سے گر کر پڑی رتی قمیض اساتنے ہی ہمسفر سے کے
دونوں سامنے فرش پر لپے لپے نظر آئے۔ دونوں
بے ہوش تھے۔

عمران ان کی ٹانگیں پکڑ کر انہیں بھی اسی طرح
کمرے میں تھیسٹ ملایا۔
ہمسفر نے فرش پر پڑے اس طرح ٹانگیں جھپکارا تھا
جیسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو عمران نے
اس کے بے ہوش سانسوں کے ساتھ جبر بھی جکڑ
دیے!

"تم آخر کون ہو اور کیا چاہتے ہو؟" ہمسفر نے
پھر ان کی آنکھیں کھولیں۔

"سچا تم بتاؤ کہ تم کون ہو؟"
"میں ڈاکٹر موندہ سے کلاسٹ ہوں اور تم نے
جو کچھ بھی کیا ہے غلط کیا ہے"
"کیا ڈاکٹر موندہ تمہاری ان حرکتوں سے
واقف ہے؟"

"تم مجھے نئی معلومات ہیں۔ ان کا اور کسی
سے کوئی تعلق نہیں؟"
"لیکن تم اس طرح ان کا داکٹر کے قتل کے الزام سے
توندہ کو گھس گھس اس کی سزا سنو دے گی؟"
"تیری نے بتایا تھا کہ تم ملک میکر ہو۔ بتاؤ اس
راہ کی کیا قیمت ضرر کرتے ہو؟"

"تمہاری اپنی زندگی؟" عمران حیب سے چوٹم
کا پکٹ نکال کر اسے پھاڑتا ہوا بولا۔ پھر ایک قہقہہ
نکال کر تیری کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "خودکم
تمہاری سانسوں کو قابو میں لانے کی؟"
"تیری سے بڑی رقم جو چاہو؟" ہمسفر نے
کجاہت سے بولا۔

"خاموش پڑو... اس تیری کافی؟"
"میں ابھی لائی؟" تیری نے کہا اور عمران کے
قریب آ کر اس کے گالوں کو بڑے پیار سے تپ
تپاتی ہوئی کمرے سے چلی گئی!
"بڑی سے بڑی رقم تمہیں یہاں بھی مل سکتی
ہے اور اگر تم چاہو... سوئزر لینڈ کے کسی بینک
میں تمہارے نام سے جمع بھی کرالی جاسکتی ہے!"
عمران کچھ نہ بولا۔ کرسی چھج کر بیٹھ گیا اور
ہمسفر نے کو اس طرح دیکھنے لگا جیسے وہ کوئی عجیب ہو
تھوڑی دیر بعد تیری واپس آ گئی۔ اس کے ہاتھوں
میں کافی کی دو بیالیاں تھیں ایک اس نے عمران کی
طرف بڑھا دی اور دوسری سے خود پتی رہی۔!

"کیا تم نے اس شخص کی پہلی شکل بھی دیکھی
دیکھی ہے؟" عمران نے ہمسفر کی طرف اشارہ کر
کے کہا۔

"پہلی شکل سے کیا مراد ہے؟"
"اس کا اصل نام ہمسفر ہے گھوڑائی ہے اور وہ یہ
اس کی پہلی صورت!"

"دونوں ہی باتیں میرے لئے حیرت آئیں
ہیں!" تیری نے کہا۔

"آپ مسٹر ملکی رہنا رہا ہیں۔ اسپین ملک کی
سیکرٹ سروس کے اس یونٹ کے سربراہ جو جاپان
میں انقلابیوں کا قلع قمع کرنے کے لیے مبعوث کیا گیا
تھا۔"

"نکاح اس ہے" بہتر ہے حلق کے بل چھنا۔
 "جیسے میں نے اپنے چہرے پر ہاتھ چنگ کا
 پھانکا چہرہ رکھا تھا۔ اسی طرح اس نے بھی کسی چھلکے
 کی آواز نہ کی ہے۔ کچھ آنسو دوں اور جھٹکے؟"
 "خیر ہمارے قریب نہ آنا۔ بہتر ہے فرمایا۔۔۔۔۔
 لیکن عمر ان آگے بڑھا تو اس کے قریب
 دونوں بیٹہ گراس کی گردن ٹٹولنے لگا اور پھر ٹری
 نے بچے کی ہنسنے کے چہرے سے غلاف سا
 ہٹرتے دیکھا۔ سر پہ پائے جانے والے سفید پالی
 بھی چھلکے کے ساتھ ہی ہٹرتے چلے گئے تھے۔ اور
 اب ایک بہت سی توانا اور جوان چہرہ اس کی آنکھوں
 کے سامنے تھا۔

"بہتر دیکھ کر یہ بڑی۔۔۔۔۔" عمران بکھیر آواز میں
 بولا۔ "مجھے اس سے قطعی سروکار نہیں کہ تم کیا ہو
 میں اس لڑکی کے سلسلے میں تمہیں حراست میں
 لے رہا ہوں، جو میرے ملک میں تمہارے ہاتھوں
 ہوا۔۔۔۔۔ جو کا داکاٹل۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ وہ میں اس ہے
 چارٹی ریڈی کو تو بھول ہی گیا اور یہ لڑکی جو کچھ انہوں
 کے بعد گرا کر مارا الی چائی۔"

عمران خاموش ہو گیا۔ کمرے کی غضا پر گھبرا
 سکوت طاری تھا۔۔۔۔۔ لڑکی عمران کی طرف
 بڑھی اور اپنے ہونٹ اس کی پیشانی پر رکھ کر سسکیاں
 لینے لگی۔ گرم گرم آنکھوں سے اس کی آنکھوں سے ڈھلکتے
 رہے۔۔۔۔۔

دوسرے دن صبح عمران "لو اور تحقیقات
 نفسی" کی خدمات کے نام پر چلے آئے۔ اس نے
 ڈرامہ کر رہا تھا اور عمران اس کے برابر بیٹھا کہ وہ
 تھا۔ "تین سال گزرے" کیو شو اتھ اپنی جماعت
 نے ایک نئی اقتصادی غلبے سے نہایت پانے کے
 لیے ایک پروگرام مرتب کیا تھا۔ وہ ایسے تمام مقامی

افراد کو حتم کر دیا جانتی تھی، جو اس غلبے کے حامی تھے
 لیکن یہ تمام حرم سے اس کی تاک میں تھا۔ اس نے
 بین الٹ پر ان سبھوں کو گرفتار کر لیا اور نکلے
 تھے۔ کچھ دنوں کے بعد انہوں نے وہاں جماعت
 کی تنظیم کی اور اس طرح کو اپنے لیے غلبے میں مدد
 قرار دیا۔ جب ان کی جماعت کے اہلکار اہلکار
 گرفتار کیے گئے تھے۔۔۔۔۔ دو تاریخ گیارہ نومبر
 تھی۔ ساتھ ہی انہوں نے قسم کھائی تھی کہ مکمل برقرار
 کہ اس کے بیٹے سمیت غیبت رہا کر دیں گے ا
 برقرار اٹھتا ان سے دوستی ہو کر وہاں سے
 بھاگ نکلا تھا۔ وہ اس کی تلاش میں رہے مگر انہیں
 کسی طرح علم ہوا کہ وہاں سے بھاگ نکلا تھا۔ وہ
 اس کی تلاش میں رہے مگر انہیں کسی طرح علم ہوا کہ
 وہ وہاں ہے۔۔۔۔۔ لہذا گیارہ آدمیوں کی ایک
 جماعت مختلف طریقوں سے یہاں پہنچی۔ جو کا انہیں
 کا سر پر لٹا تھا۔ جو کا داکاٹل اپنی جماعت کے
 بڑے لوگوں میں سے تھے اور مکمل برقرار انہیں
 پہچانتا تھا۔ بہر حال وہ یہاں آئے اور مکمل برقرار کے
 جھٹکنے دن کی وجہ سے پھر اس سے مدد کھائے ان
 لوگوں کے لیڈروں میں ایک شخص کچھتا بھی تھا ا
 گیارہ نومبر کے بعد سے وہ ایسا چل رہا کہ پھر اس کا
 سراغ نہ مل سکا۔ مکمل برقرار اس سے بھی خوف
 تھا۔ کچھتا بہت بیکار تھا اور اس نے پارٹی کے لیے
 بہت بڑے بڑے کام کیے تھے۔ بہر حال برقرار
 صرف ان دو دنوں کو دیکھتا ہے اور یقین نہیں کر سکتا کہ
 صرف یہودی ہوں گے لہذا ایک دن وہ جو کا داکاٹل
 پر اطلاع دیتا ہے کہ وہ ان کا گشتہ لیڈر کیو شو ہے اور
 حرم دار سے ملنے برقرار کے پیچھے لگا ہوا ہے
 وہ جو کا داکاٹل سے بھی کہتا ہے کہ وہ اس کے سامنے
 نہیں آئے گا۔ وہ اسے بتاتا ہے کہ مکمل برقرار انہیں
 ہے لیکن مکمل کر سامنے نہیں آ رہا ہے۔ اس کے بعد

لوٹ نظر میں ہیں ان کی نگرانی کی جائے۔ پھر وہ اسے روڑی کا پتہ بتاتا ہے اور ٹری کے لیے کہتا ہے کہ بٹکا وا اس سے روکتی کرنے کی کوشش کرے۔

روڑی جھپٹتا رہتا ہے اور کہتی ہے۔
 "میں نے آپ سے اس ڈاک کے بارے میں پوچھا تھا۔"

"تھا؟ ہاں۔۔۔ میں دراصل پرنسز کی سفای پر غور کرنے کا تھا۔ وہ اس کی دانشمندی اور اس نے مجھے بے کے طور پر دہرایا ہے اگر ماڈال تھا۔ لڑی جو اس کی ریشل کا ٹی اے بھی نہیں چھوڑا تھا۔"

"تو یہ ڈاکٹر مونی ہے؟"
 "جی ہاں، مونی کے تعلق سے قصور ہے۔ سائل تو وہ رہتا ہے کہ اصلیت سے واقف نہیں تھا۔ دوسرے یہ کہ اس نے وہ مخلوق کسی دوسرے شخص کے لیے تیار کیا تھا، کسی طرح پرنسز کو ظلم ہو گیا کہ اس کا متعلق استعمال دل کو اتنا کمزور کر دیتا ہے کہ معمولی سا شاک بھی اس کے متعلق سے لڑنے سے اس نے اس مخلوق کی خامی پوری مقدار ڈاکٹر کی لاطینی میں چرائی اور اسے آدمیوں پر آزمائے لگے۔ ڈاکٹر نے جانوروں پر تجربات کیے تھے اور خود پرنسز نے اعتراض کیا ہے کہ مونی سے اس میں قصور نہیں ہے۔ بہر حال اس کے متعلق پوری طرح اطمینان کیے بغیر فی الحال اس کے بارے میں ڈاکٹر خیال غیر ضروری ہے۔ اسے بھی دیکھیں گے۔ بہر حال وہ ہاتھ چک سے بھر بٹکا دے کام بھی لگتا رہا اور انہیں ختم کر دینے کے بارے میں بھی رہا۔ اس نے ٹری اور پرنسز کے بارے میں بتایا تھا کہ وہ پرنسز کے پرنس سے تعلق رکھتی ہیں اور پرنسز اس کیلئے پہلے سے جلد ختم کر دینا چاہتا تھا کیوں کہ ایک غیر متعلق آدمی یعنی میں

بھی بچ میں آکھوا تھا۔ غور میری حیثیت کیجی رہی ہے۔ لہذا وہ بٹکا دے اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھتا ہے لیکن بٹکا دے اب خطرے کی گونج لگ گیا۔ اس نے بتاتے سے انہیں گریبا اور پرنسز نے اسے گل کر دینے ہی میں بہتری تھی۔ اس کی دانست میں تو بٹکا دے ان وچ میں نہیں تھا۔ اس لیے فی الحال اسے ڈاکٹر کے اس کے جبر ساتھیوں کا سراغ پانا چاہتا تھا۔ تم نے جس ہوسٹل کے بارے میں بتایا تھا اس میں بڑی تعداد میں جاپانی آہل ہیں۔ ان میں سے فیض آدمی کو نکال لیا آسان کام نہیں تھا۔"

"کیا ٹری مر جائے گی؟"
 "اگر وہ ڈاکٹر کے محسوسوں پر عمل کرتی رہی تو اس کا نہ شے نہیں رہے گا۔ یہ سب اس دہرے میں آج ہو چکا ہے۔ وقت دیکھو گا کہ مونی میں؟"

"نیکو داکٹر اس کا کیا ہوا؟ پوچھیں گے تو اس عمارت میں نہیں ملے گی؟"
 "میری کے دونوں ساتھیوں نے اس کی نشان دہی بھی کر دی ہے۔ اسے ایک جگہ دیکھ کر دیا گیا تھا۔ بہر حال وہ برآمدہ کی چابی ہے۔ ابھی خامی دیکھیں گے۔"

"تو ٹری۔۔۔ مسئلہ ہو گیا ہے میرے سر پر۔۔۔ اور ظاہر ہے کہ اس دشمنی کا تعلق آپ حضرات کی ذات شریف سے ہو گا۔۔۔ پرنسز وہ میں ایک مسئلہ ہی دے داری میں گے۔۔۔ وہ مجھ سے کہہ رہی تھی کہ تمہاری قبر تک میں تمہیں جانے کی۔۔۔ تم نے کیوں چلن بجائی ہوئی۔۔۔ کیا آج میں تمہیں دیکھوں۔۔۔ پرنسز لگ رہا ہوں۔۔۔"

مونی نے دیکھیں گے اسے دیکھا۔ وہ جیسا